



# THE MURDER OF A MAN IN HIS SHIRT

مصنف : جارج سائمن  
مترجم : مظہر حسین

# "دھندلے شوہر۔ واضح حقیقت"

"ایک آدمی اپنے کمرے میں آرام سے بیٹھا تھا، اس نے اپنی پسندیدہ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اچانک اس کی زندگی کا یہ معمول ایک سانحہ میں بدل گیا۔"

کسی انسان کا ایک ہی شرٹ میں ایک دن میں بار بار قتل ہونا ممکن نہیں۔ یہ بات مرا کے دماغ میں ایک گانے کی لائن کی طرح گونج رہی تھی جو کہیں نہ کہیں سنی تھی، بے وجہ۔ یہ ایک جنون بن گیا تھا اور وہ یہ الفاظ خود سے بار بار کہہ رہا تھا۔ کبھی کبھی وہ انہیں تھوڑا بدل دیتا۔ "آدمی اپنی شرٹ میں نہیں مر سکتا۔" اس گرم اگست کی صبح، تقریباً ۹:۰۰ بجے، گرمی بہت زیادہ تھی۔ پیرس کی سڑکیں خالی تھیں اور پولیس ہیڈ کوارٹر بھی تقریباً سنسان تھے، ساری کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں۔ دریا کے پار، مرا نے اپنی جیکٹ اتار لی تھی جب اسے جج سیلو کا فون آیا۔

"تمہیں" روڈیٹم "جانا چاہیے۔ وہاں رات ایک جرم ہوا ہے۔ مقامی سپرنٹنڈنٹ نے مجھے ایک پیچیدہ کہانی سنائی ہے۔ وہ ابھی بھی وہاں ہے۔ ڈی پی پی ۱۱:۰۰ بجے سے پہلے نہیں آسکتا۔ یہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ تم ایک آرام دہ دن کی امید کرتے ہو، اور پھر اچانک تمہیں نکلنا پڑتا ہے۔" جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے، کرائم اسکوڈ کی چھوٹی گاڑی دستیاب نہیں تھی، اس لیے دونوں مرد میٹرو میں بیٹھ گئے، جو خوشبو سے بھری ہوئی تھی، اور مرا کو اپنا پائپ بند کرنی پڑا۔ روڈیٹم کے نچلے حصے میں، "روڈی" کے قریب، دھوپ میں لوگوں کا ہجوم تھا۔ سبزیوں، پھلوں اور مچھلیوں کی ٹوکریاں سڑک پر رکھی

ہوئی تھیں، جنہیں خواتین گھیرے ہوئے تھیں۔ نوجوان لوگ ہلکے پھلکے کھیلوں میں مگن تھے، اور یہ منظر کسی تفریح سے کم نہیں تھا۔

ایک معمولی سا گھر تھا—چھ منزلوں والا، جو عام لوگوں کے لیے تھا، اور نجلی منزل پر لانڈری اور کوتلے کا کاروبار تھا—جس کے دروازے پر ایک پولیس والا ڈیوٹی پر کھڑا تھا۔

"سپرٹنڈنٹ آپ کا انتظار کر رہے ہیں اوپر، مسٹر میرا۔ وہ تیسری منزل پر ہیں۔ براہ کرم، راستہ صاف کریں، لوگوں کو راستہ دیں، کچھ خاص دیکھنے کو نہیں ہے۔"

جیسا کہ ہمیشہ ہوتا ہے، کمرے میں خواتین کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ ہر منزل پر دروازے کھلے اور لوگ تجسس سے باہر جھانک رہے تھے۔ ایسی عمارت میں، جہاں عام لوگ رہتے ہیں، کس طرح کا جرم ہو سکتا تھا؟ محبت اور حسد کا کوئی مسئلہ؟ ماحول بھی ایسا نہیں تھا کہ کوئی بڑا جرم یہاں ہو سکتا ہو۔

تیسری منزل پر ایک دروازہ کھلا، جو کچن کی طرف تھا۔ تین یا چار بچے شور مچا رہے تھے، اور کسی عورت کی آواز دوسرے کمرے سے آئی، "جرارڈ، اگر تم اپنی بہن کو نہیں چھوڑو گے!" یہ وہ آواز تھی جو ان عورتوں کی ہوتی ہے جو چھوٹی چھوٹی پریشانیوں سے لڑتی رہتی ہیں۔ وہ مقتول کی بیوی تھی۔

ایک دروازہ کھلا اور میرا کا سامنا اس عورت اور مقامی سپرنٹنڈنٹ سے ہوا۔ دونوں مردوں نے ہاتھ ملایا۔ عورت نے اُسے دیکھا اور آہ بھری، جیسے یہ کہہ رہی ہو، "ایک اور ان میں سے۔"

"یہ ہیں سپرنٹنڈنٹ میرا،" مقامی پولیس افسر نے وضاحت کی۔ "یہ تفتیش کی نگرانی کریں گے، اس لیے مجھے سب کچھ دوبارہ بتانا پڑے گا۔"

یہ ایک بیڈروم تھا جس کے ایک کونے میں سلائی مشین اور دوسرے کونے میں ریڈیو رکھا تھا۔ کھڑکی سے سڑک کی آواز آرہی تھی۔ کچن کا دروازہ بھی کھلا تھا، جس سے بچوں کی آوازیں آرہی تھیں، لیکن عورت نے وہ دروازہ بند کر دیا، اور آوازیں خاموش ہو گئیں جیسے ریڈیو بند کر دیا ہو۔

"یہ وہ چیز ہے جو صرف میرے ساتھ ہی ہوتی ہے،" عورت نے آہ بھری۔ "بیٹھیں، جناب۔"

جتنا سادہ ہو سکے اتنا بتائیں کہ کیا ہوا۔"

"کیسے بتا سکتی ہوں، جب میں نے کچھ نہیں دیکھا؟ ایسا لگتا ہے جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔ وہ ۶:۳۰ پر آیا، جیسا کہ ہمیشہ آتا تھا۔ وہ ہمیشہ وقت پر واپس آتا تھا۔ مجھے بچوں کو جلدی کرنی پڑی کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ واپس آ کر فوراً کھانا کھا لے۔"

وہ اپنے شوہر کے بارے میں بات کر رہی تھی، جس کی ایک بڑی تصویر دیوار پر لٹک رہی تھی۔ اس کا عمگین انداز حادثے کی وجہ سے نہیں تھا؛ بلکہ تصویر میں بھی وہ تھکا ہوا اور مایوس لگ رہا تھا، جیسے دنیا کا سارا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہو۔ اور جہاں تک اُس آدمی کا تعلق تھا—جو تصویر میں پمچلیوں کے ساتھ، بتیسی نکالے نظر آ رہا تھا—وہ بالکل سکون کی حالت میں تھا۔ وہ اتنا معمولی، اتنا غیر متنازع تھا کہ آپ اُسے سو بار مل کر بھی نہیں پہچان سکتے تھے۔

"وہ ۶:۳۰ پر آیا۔ اُس نے اپنی جیکٹ اتاری اور الماری میں لٹکادی، کیونکہ مجھے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ ہمیشہ اپنے سامان کا خیال رکھتا تھا۔ ہم نے کھانا کھایا۔ میں نے دونوں بچوں کو باہر کھیلنے بھیج دیا۔ فرانسین، جو کام پر جاتی ہے، ۸:۰۰ بجے واپس آئی، اور میں نے اُس کا کھانا میز کے ایک کونے پر

رکھ دیا تھا۔ وہ شاید مقامی پولیس والے کو ساری کہانی بتا چکی ہوگی، مگر یہ واضح تھا کہ وہ اپنی مغموم آواز میں جتنی بار بھی پوچھا جائے، وہ اُسی طرح کہانی دہرا دے گی، اور اس کی آنکھوں میں وہ خوف نظر آ رہا تھا جیسے کسی سے کچھ بھول جانے کا ڈر ہو۔

وہ شاید پینتالیس کے قریب ہوگی اور شاید کبھی خوبصورت رہی ہوگی، مگر وہ اتنے سالوں سے گھریلو مشکلات سے لڑ رہی تھی۔ موریس کھڑکی کے قریب اپنے کونے میں بیٹھ گیا۔ دیکھو، تم حقیقت میں اُس کی آرام والی کرسی پر بیٹھے ہو۔ اُس نے کتاب پڑھی، کبھی بکھار اُٹھ کر ریڈیو چلایا، جبکہ اُس وقت، "رو ڈیٹیم" کے تمام گھروں میں، سو سے زیادہ مرد جودن بھر دکانوں یا دفاتر میں کام کرتے تھے، اب کھڑکیوں کے قریب بیٹھ کر شام کی اخبار یا کتاب پڑھنے میں مصروف تھے۔

"وہ کبھی باہر نہیں جاتا تھا، دیکھو۔ کبھی بھی اکیلا نہیں۔ ہفتے میں ایک بار، ہم سب اتوار کے روز سینما جاتے تھے۔ کبھی بکھار، وہ بات کرتے ہوئے موضوع بھول جاتا تھا کیونکہ وہ کچن سے آتی ہوئی مدھم آوازیں سن رہا ہوتا، پریشان ہو رہا ہوتا، سوچ رہا ہوتا کہ شاید بچے لڑ رہے ہوں یا چولے پر کچھ جل رہا ہو۔"

"میں کیا کہہ رہی تھی؟ آہ، ہاں۔ فرانسن، جو، اس سال کی ہے، پھر دوبارہ باہر گئی اور تقریباً ۱۰:۳۰ کے قریب واپس آئی۔ باقی سب پہلے ہی بستر پر تھے۔ میں آج کے لیے سوپ تیار کر رہی تھی کیونکہ مجھے آج صبح درزی کے پاس جانا تھا۔ اوہ خدا، اور میں نے درزی کو بھی نہیں بتایا کہ میں نہیں آسکوں گی۔ وہ میرا انتظار کر رہی ہوگی۔ ایک اور فخر کرنے والی بات۔ ہم بستر پر چلے گئے۔ یعنی ہم بیڈروم میں گئے اور میں بستر پر لیٹ گئی۔ موریس کو کپڑے

اُتارنے میں ہمیشہ زیادہ وقت لگتا تھا۔ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ ہم نے پردے نہیں کھینچے تھے کیونکہ گرمی تھی۔ سامنے کوئی نہیں تھا جو ہمیں دیکھ سکتا۔ یہ ایک ہوٹل ہے۔ لوگ آتے ہیں اور فوراً بستر پر جا کر سو جاتے ہیں۔ وہ کھڑکی کے قریب کبھی نہیں رکتے۔"

میرا اتنا پرسکون اور بے جذبات تھا کہ لو کا س کو لگ رہا تھا کہ شاید اُس کا چیف نیند میں جا رہا ہے۔ مگر کبھی بھار اُس کے منہ سے پائپ کی نلی پھڑے ہوئے دھونیں کا ایک بادل نکلتا دکھائی دیتا تھا۔

"اور پھر کیا بتاؤں؟ یہ تو میرے ساتھ ہی ہونا تھا۔ وہ بات کر رہا تھا... مجھے یاد نہیں کہ وہ کس بات کی بات کر رہا تھا، لیکن اُس نے ابھی ابھی اپنی پتلون اُتاری تھی اور اُسے تہہ کر رہا تھا۔ وہ اپنی شرٹ میں تھا، بستر کے کنارے پر بیٹھا تھا۔ اُس نے اپنے موزے اُتارے اور اپنے پاؤں رگڑ رہا تھا کیونکہ وہ درد کر رہے تھے۔ پھر میں نے باہر سے ایک آواز سنی، جیسے گاڑی کا ایکسیلیٹر ہویا کوئی اور آواز—لیکن اتنی تیز نہیں۔ وہ آواز آئی ہاں، کچھ ایسا جیسے ہوا تیزی سے آتی ہے۔ مجھے یہ لگا کہ موریس بات کرتے ہوئے رک کیوں گیا تھا۔ مجھے یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔ پھر ایک خاموشی چھا گئی، اور پھر اُس نے نرم آواز میں، عجیب سے انداز میں کہا، 'اوہ خدا'۔ مجھے حیرت ہوئی کیونکہ وہ عام طور پر ایسا نہیں بولتا تھا۔ وہ ایسا آدمی نہیں تھا۔"

"میں نے اُسے پوچھا، کیا ہوا؟ پھر میں نے اپنی آنکھیں کھولیں کیونکہ وہ تب تک بند تھیں، اور میں نے اُسے آگے گرتے ہوئے دیکھا۔ 'موریس!' میں نے پکارا۔ وہ آدمی جو کبھی بے ہوش نہیں ہوا تھا، سمجھتے ہو؟ وہ شاید زیادہ طاقتور نہیں تھا، مگر وہ بیمار بھی نہیں تھا۔

میں اٹھی اور اُس سے بات کرتی رہی۔ وہ چٹائی پر منہ کے بل گر پڑا تھا۔ میں نے اُسے اٹھانے کی کوشش کی، اور میں نے اُس کی شرٹ پر خون دیکھا۔ میں نے فرانسین کو پکارا، ہماری بڑی بیٹی، اور تمہیں پتہ ہے جب فرانسین نے اپنے والد کو دیکھا تو اُس نے مجھ سے کیا کہا؟ 'تم نے کیا کیا، ماں؟' پھر وہ نیچے گئی تاکہ فون کرے۔ اُسے کو نلے والے کو جگانا پڑا۔"

"فرانسین کہاں ہے؟" میرا نے پوچھا۔

"اپنے کمرے میں۔ وہ کپڑے بدل رہی ہے کیونکہ ہمیں کبھی کپڑے بدلنے کا خیال ہی نہیں آیا۔"

"ساری رات، بس،" ڈاکٹر آیا، پھر پولیس، پھر موری۔

"کیا تم ہمیں اکیلا چھوڑ دو گے؟" وہ پہلے نہیں سمجھا لیکن پھر اس نے دہرایا، "کیا چھوڑوں؟" پھر وہ کچن میں جا کر غصے میں بچوں کو ڈانٹنے لگی۔ یہ آواز ایک جیسی سنائی دے رہی تھی۔

"اگر وہ اور کچھ دیر تک ایسا کرتی تو میں پاگل ہو جاتا،" میرا نے کھڑکی کے قریب گہری سانس لیتے ہوئے آہ بھری۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ کیوں، لیکن وہ شاید ایک بہت شریف عورت ہوگی، پھر بھی، وہ ایک مایوس کن ماحول پیدا کرتی تھی، جس سے کھڑکی کے ذریعے آنے والی سورج کی روشنی بھی مدھم اور تقریباً غمگین لگتی تھی۔ اس کے ارد گرد سب کچھ اتنا سست، اتنا بے فائدہ اور یکسانیت سا محسوس ہوتا تھا کہ آدمی کو شک ہونے لگتا تھا کہ کیا یہ سڑک واقعی یہاں موجود ہے، جو قریب ہی، زندگی اور روشنی سے بھری ہوئی، رنگوں، آوازوں اور خوشبوؤں سے مالا مال ہے۔



غریب بھکاری — اس لیے نہیں کہ وہ مر گیا تھا، بلکہ اس لیے کہ وہ زندہ تھا۔ ویسے، اس کا نام کیا تھا؟ ٹریمبل۔ موریس ٹریمبل، ۴۸ سال کا، جیسا کہ اس کی بیوی نے بتایا۔ وہ "سینٹیر" علاقے کی ایک کمپنی میں کیشر تھا۔

"میں نے پہلے سوچا کہ یہی وہ عورت ہے جس نے اُسے مارا۔ ابھی ابھی میری نیند ٹوٹی تھی، اور پورا ماحول بے ترتیبی سے بھرا ہوا تھا، بچے آپس میں باتیں کر رہے تھے اور وہ انھیں خاموش رہنے کو کہہ رہی تھی، پھر وہ وہی کہانی بار بار سنارہی تھی، تقریباً وہی جو تم نے ابھی سنی۔ مجھے پہلے لگا کہ وہ شاید پاگل یا آدھی پاگل ہو، خاص طور پر جب میرا کاسٹیل اسے سنارہا تھا۔"

"میں نہیں چاہتا کہ تم وہ سب کچھ سناؤ،" وہ اُسے کہہ رہا تھا۔ "میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم نے اُسے کیوں مارا۔"

اور وہ کہہ رہی تھی، "میں اُسے کیوں مار سکتی ہوں؟ میں اُسے کس چیز سے مار سکتی تھی؟" سیدھیوں پر کچھ پڑوسی کھڑے تھے۔ مقامی ڈاکٹر جو مجھے رپورٹ بھیجے گا، اُس نے کہا کہ گولی ایک فاصلے سے چلائی گئی تھی، شاید سڑک کے دوسری طرف سے کسی کھڑکی سے۔ تو، میں نے اپنے آدمیوں کو ہوٹل بھیج دیا۔

وہی چھوٹا جملہ مرا کے دماغ میں گونج رہا تھا: "کسی کو قتل نہیں کیا جاتا، خاص طور پر کوئی ایسا شخص جو اپنی شرٹ کی آستین چڑھائے، ڈبل بیڈ کے کنارے پر بیٹھا ہو اور اپنے پاؤں کی ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔"

"کیا تم نے وہاں کچھ پایا؟" مرا نے ہوٹل کی کھڑکیوں کا جائزہ لیا، جو زیادہ تر ایک سستے ہوٹل کی طرح تھا۔ ایک سیاہ سنگ مرمر کی تختی پر لکھا تھا۔ "کمرہ ۱ کا کرایہ ماہانہ، ہفتہ وار، یا روزانہ۔ پانی کی سہولت دستیاب ہے۔"

ہوٹل پرانا اور تھوڑا خراب تھا، مگر جیسے یہ گھر تھا، ویسے ہی ٹریمبل کا فلیٹ



بھی تھا۔ اس کی پرانی حالت اتنی عجیب نہیں تھی، اور اس میں جو کچھ تھا وہ بے ترتیبی کی حالت میں تھی۔

"میں نے تیسری منزل سے شروع کیا، جہاں میرے آدمیوں نے کرائے داروں کو بستر پر پایا۔ تم آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ کتنی شکایات کر رہے تھے۔ مالک غصے میں تھا اور شکایت کرنے کی دھمکی دے رہا تھا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ جو تھی منزل پر جاؤں، اور وہاں میں نے ایک خالی کمرہ پایا، بالکل وہی جگہ جہاں کی کھڑکی کا ذکر تھا، اگر تم سمجھ رہے ہو۔ یہ کمرہ ایک ہفتہ پہلے 'جے ڈارٹن' کے نام پر کرایہ پر لیا گیا تھا۔ میں نے رات کے چوکیدار سے پوچھا۔ اُسے یاد آیا کہ اُس نے نصف شب سے پہلے کسی کو باہر نکالنے کے لیے رسہ کھینچا تھا، مگر اُسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کون تھا۔"

میرا نے آخر کار خود کو بیڈروم کا دروازہ کھولنے پر آمادہ کیا، جہاں مقتول کا جسم ابھی تک پڑا تھا، کچھ حصہ قالین پر، اور کچھ بیڈ کے نیچے فرش پر۔ بظاہر، اُسے دل میں گولی لگی تھی، اور موت تقریباً فوراً واقع ہوئی تھی۔

"میں نے سوچا کہ بہتر ہوگا کہ پولیس کے سرجن کا انتظار کروں جو آ کر گولی نکالے گا۔ وہ کسی وقت بھی آ سکتے ہیں، ڈی پی پی کے لوگ بھی اُن کے ساتھ ہوں گے، تقریباً ۱۰:۰۰ بجے کے قریب،"

میرا نے غیر متوجہ انداز میں کہا۔ ابھی ۱۰:۰۴ بجے تھے۔ نیچے سڑک پر، گھریلو خواتین ریڑھی کے ارد گرد خریداری کر رہی تھیں، اور گرم ہوا میں پھلوں اور سبزیوں کی خوشبو آرہی تھی۔

"کسی کو قتل نہیں کیا جاتا... کیا تم نے اُس آدمی کی جیبیں چیک کیں؟" یہ بالکل واضح ہو چکا تھا، کیونکہ اُس کے کپڑے میز پر بکھرے ہوئے تھے، اور

اس کی بیوی کے مطابق، ٹریمبل نے بستر پر جانے سے پہلے انہیں سلیقے سے تہہ کیا تھا۔

"سب کچھ یہاں ہے۔ ایک بٹوا، سگریٹ، لائٹر، چابیاں، ایک بٹوہ جس میں ۱۰۰ فرانک ہیں، اور اس کے بچوں کی تصویریں۔ پڑوسیوں سے بھی معلومات لی گئی ہیں... میرے آدمیوں نے گھر میں سب سے سوالات کیے ہیں۔ ٹریمبلز یہاں ۲۰ سال سے رہ رہے ہیں۔"

"جب ان کا خاندان بڑھا تو انھوں نے دو اضافی کمرے لے لیے تھے۔ ان کی روزمرہ کی زندگی میں کچھ خاص نہیں تھا، کچھ بھی غیر معمولی نہیں تھا۔ ہر سال وہ ایک ہفتہ "کینٹل" میں تعطیلات گزارنے جاتے تھے، جہاں ٹریمبل کا اصل تعلق تھا۔ ان کے یہاں کوئی خاص وزیٹر نہیں آتے تھے، سوائے کبھی بکھار ایک بہن کے—جو میڈم ٹریمبل کی بہن تھی۔ اس کا نام لاپانٹ تھا، اور وہ بھی "کینٹل" سے تھی۔ اس کا شوہر ہمیشہ ایک مخصوص وقت پر دفتر جاتا، ویلز اسٹیشن سے میٹرو لیتا، ۱۲:۳۰ بجے واپس آتا، پھر ایک گھنٹے بعد دوبارہ باہر نکلتا، اور شام ۶:۳۰ بجے واپس آتا۔"

"یہ بہت عجیب ہے،" میرا نے تقریباً بے دلی سے کہا، کیونکہ حقیقت میں یہ واقعاً عجیب تھا۔ ایسا جرم ناقابل یقین تھا۔ "قتل کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں، لیکن ایسی وجوہات جو بہت واضح ہوں، ہمیشہ سے موجود ہوتی ہیں۔ پولیس فورس میں ۳۰ سال گزارنے کے بعد، انسان فوراً سمجھ جاتا ہے کہ وہ کس طرح کے جرم کا سامنا کر رہا ہے۔ ایک بوڑھی عورت، ایک دکاندار، پیسوں کے لیے قتل ہو سکتے ہیں جو اس کی دکان یا گدے میں چھپے ہوئے ہوں۔ قتل حسد کی وجہ سے ہوتے ہیں یا..."

"وہ سیاست میں ملوث نہیں تھا،" میرا گلے کمرے میں گیا تاکہ وہ کتاب دیکھے جو وہ آدمی رات کو پڑھ رہا تھا۔ وہ ایک سستی کتاب تھی جس میں جاسوسی کی کہانی تھی۔ کچھ بھی چوری نہیں ہوا تھا، نہ چوری کی کوشش کی گئی تھی، اور یہ کوئی اتفاقی جرم نہیں تھا۔ بلکہ یہ ایک بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا عمل تھا، کیونکہ اس کے لیے ہوٹل کے سامنے ایک کمرہ کرایہ پر لینا اور ایک رات نفل حاصل کرنا ضروری تھا، شاید ایک ایئر گن۔ یہ کسی عام شخص کے بس کی بات نہیں تھی، اور یہ صرف خاص لوگوں کے لیے ممکن تھا۔

"کیا تم ڈی پی پی کے آدمیوں کا انتظار نہیں کر رہے؟"

"میں شاید ان کے جانے سے پہلے واپس آ جاؤں گا۔ براہ کرم تم یہاں رہو اور انہیں سب کچھ بتا دو۔"

گلے کمرے میں بحث ہو رہی تھی۔ غالباً، میڈم ٹریمبل اپنے بچوں سے بات کر رہی تھی۔

"ویسے، ان کے کتنے بچے ہیں؟"

"پانچ۔ تین لڑکے اور دو لڑکیاں۔ ایک بیٹا جو پچھلے سردیوں میں نمونیا کا شکار تھا، وہ اپنے دادا دادی کے ساتھ گاؤں میں رہ رہا ہے۔ وہ ۱۳ سال کا ہے۔"

"آ رہے ہو، لو کاس؟"

میرا بھی میڈم ٹریمبل کو دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا، نہ ہی اس کی آہ و پکار سننا چاہتا تھا۔

"یہ میری قسمت ہے،" وہ نیچے آیا، تیز قدموں سے چلتے ہوئے۔ ایک بار پھر دروازے کھلے جب وہ گزرا، اور لوگ ان کے پیچھے سرگوشیاں کر رہے تھے۔ وہ کونٹے والے کی دکان میں ایک گلاس شراب پینے جانے والا تھا،

لیکن وہ دکان تحقیق کرنے والے ہجوم سے بھری ہوئی تھی جو ڈی پی پی کے لوگوں کا انتظار کر رہے تھے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ "رو-ڈی" کی طرف جائے گا، جہاں اس سنسنی خیز معاملے کے بارے میں کوئی بات نہیں ہو رہی تھی۔

"کیا پیو گے؟"

"جو تم پیتے ہو، چیف۔"

میرا نے اپنے ماتھے پر پسینہ پونچھا، اور آہستہ سے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔

"تم اس بارے میں کیا سوچتے ہو؟"

"یہ کہ اگر میری بیوی ایسی ہوتی... لو کاس خاموش ہو گیا۔"

"تم جا کر ہوٹل میں اُس آدمی کے بارے میں تفتیش کرو۔ تمہیں شاید زیادہ کچھ نہیں ملے گا، کیونکہ جو آدمی اتنی سوچوں میں ڈوبا ہو..."

"ارے، سیکسی! یہ اخراجات کے اکاؤنٹ میں لگ جائے گا۔"

میٹرو میں یا سٹرک کے کونے پر بس کا انتظار کرنا بہت گرم تھا۔

"میں تم سے پھر "روڈیم" پر ملوں گا، ورنہ آج دوپہر کو۔"

"کسی کو قتل نہیں کیا جاتا، خدا کے لیے۔ یا اگر کیا بھی جاتا ہے تو یہ بڑے

پیمانے پر ہوتا ہے، کسی جنگ یا انقلاب میں۔ اور اگر کبھی ایسا ہو کہ کوئی

معمولی آدمی خود کشی کرے، تو وہ ایئر گن سے اپنی پاؤں کی تلی رگڑتے

ہوئے ایسا نہیں کر سکتا۔"

"کاش ٹریبل کا نام کچھ غیر ملکی ہوتا، بجائے اس کے کہ وہ "کینٹل" کا

رہائشی ہو، تو شاید یقین کیا جاسکتا تھا کہ وہ اپنے ہم وطنوں کے کسی خفیہ گروہ

سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ اس قسم کا آدمی نہیں لگتا تھا جسے قتل کیا جائے، بالکل

نہیں۔ اور یہی بات اتنی پریشان کن تھی—فلیٹ، بیوی، بچے، اور شوہر جو اپنی شرٹ کی آستین چڑھانے بیٹھا تھا، اور وہ گولی جو ہلکی سی آواز کے ساتھ نکلی۔"

میرا، جو اپنی کھلی ٹیکسی میں بیٹھا تھا، اس نے پائپ پیتے ہوئے کندھے اچکایا۔ ایک لمحے کے لیے اُس نے میڈم مرا کے بارے میں سوچا، جو یقینی طور پر آہ بھر کر کہہ رہی ہوگی، "غریب عورت"، کیونکہ جب ایک مرد مر جاتا ہے، تو خواتین ہمیشہ اس عورت کے لیے افسوس کرتی ہیں۔

"نہیں، مجھے نمبر نہیں معلوم۔ روڈیوار؟ یہ ایک بڑی کمپنی ہونی چاہیے، ۱۸۰۰ء اور کچھ میں بنی تھی۔" وہ غصے میں تھا۔ وہ اس لیے غصے میں تھا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

روڈیوار کی سڑک بہت بھیڑ بھاڑ والی تھی۔ ڈرائیور نے گاڑی روکی اور جیسے وہ کسی کو پکار رہا تھا، میرا نے ایک گھر پر سنہری حروف میں لکھا ہوا دیکھا۔ "میرے لیے انتظار کریں۔"

"میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گا۔" میرا نے اسے یقین نہیں دلایا، مگر گرمی نے اسے سست بنا دیا تھا، خاص طور پر جب زیادہ تر ساتھی تعطیلات پر تھے اور اس نے خود کو دفتر میں آرام دہ دن گزارنے کا وعدہ کیا تھا۔ پہلی منزل پر، دائیں طرف ایک سیاہ کمرہ تھا۔

"مس کو سے براہ کرم ذاتی کام ہے۔ انتہائی ذاتی۔"

"مجھے معاف کیجیے، مس کو پانچ سال پہلے انتقال کر گئیں، اور مس بیل اس نور منڈی میں ہیں۔ اگر آپ مس موسے بات کرنا چاہیں تو..."

"وہ کون ہیں؟"

"وہ منیجر ہیں۔ وہ ابھی بینک میں ہیں لیکن جلد واپس آجائیں گے۔"

"کیا مسٹر ٹریمبل یہاں ہیں؟"  
 "اندھیرے میں تیر چلانا،" ریسپشنسٹ نے کہا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں، آپ نے کیا کہا؟"  
 "مسٹر ٹریمبل، موریس ٹریمبل۔"

"میں انہیں نہیں جانتی۔"

"آپ کے کیشیئر؟"

"ہمارے کیشیئر کا نام میگن گیسٹن ہے۔"

میرا نے سوچا کہ اسے کچھ غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ اپنے آپ سے بولا کہ وہ شاید غلط جگہ آ گیا ہے۔

"کیا آپ مسٹر موکا انتظار کریں گے؟"

"ہاں، میں ان کا انتظار کروں گا۔"

وہ ایک کمرے میں بیٹھا رہا، جہاں مٹی کی خوشبو تھی، اور زیادہ دیر نہیں گزری۔

مس مو ۶۰ سال کے مرد تھے، جو سیاہ کپڑوں میں ملبوس تھے۔

"آپ مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں؟ پولیس اتھنسی کے سپرنٹنڈنٹ میرا۔"

اگر میرا کو لگتا تھا کہ مسٹر مو پر کوئی اثر ڈال پائے گا تو وہ غلط سوچ رہا تھا۔

"کیا بات ہے؟"

"آپ کے اسٹاف میں ایک کیشیئر ہیں، جن کا نام ٹریمبل ہے، میں سمجھتا

ہوں؟"

"ہمارے پاس ایک بہت عرصہ پہلے تھا... ایک منٹ رکو، یہ وہ سال تھا

جب ہماری یکمبرے برانچ کو جدید بنایا گیا تھا—سات سال پہلے وہ ہمیں بیچ

میں چھوڑ گیا تھا۔"

"اور اپنی پوزیشن درست کرتے ہوئے... سات سال ہو گئے ہیں جب مسٹر ٹریمبل ہمارے اسٹاف کا حصہ تھے۔ کیا تم نے ان کو اس کے بعد کبھی نہیں دیکھا؟"

"ذاتی طور پر نہیں۔"

"کیا آپ کے پاس ان کے بارے میں کوئی شکایت تھی؟"

"بالکل نہیں۔ میں انہیں بہت اچھی طرح جانتا تھا، کیونکہ وہ اس فرم میں میرے آنے کے کچھ سال بعد ہی شامل ہوئے تھے۔ وہ محنتی، قابل اعتماد ملازم تھے۔ انہوں نے اپنا کام بالکل باقاعدگی سے دیا تھا، اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ خاندان کے مسائل کی وجہ سے ہمیں چھوڑ گئے تھے۔"

"ہاں، انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ وہ اپنے اصل صوبے "کینٹل" میں بسنے جا رہے ہیں۔ مجھے ٹھیک سے یاد نہیں۔"

"کیا آپ نے کبھی ان کے رکھے گئے حسابات میں کوئی بے قاعدگی دریافت کی؟"

مسٹر مون نے جب ذاتی طور پر الزام سن کر لرزتے ہوئے کہا۔ "نہیں، مسٹر، ایسی باتیں ہماری فرم میں نہیں ہوتی۔"

"کیا آپ نے کبھی محسوس کیا کہ مسٹر ٹریمبل کے کوئی تعلقات یا بری عادات ہوں؟"

"نہیں، مسٹر، کبھی نہیں، اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔"

میرا، جو شاید زیادہ آگے بڑھ رہا تھا، پھر بھی اپنا سوال جاری رکھتا رہا۔



"یہ عجیب بات ہے، کیونکہ پچھلے پانچ سالوں سے، کل تک، مسٹر ٹریمبل ہر دن گھر سے دفتر آتے تھے اور ہر مہینے اپنی بیوی کو اپنی تنخواہ دیتے تھے۔"

"مجھے افسوس ہے، لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔"

میرا کو سمجھ آ رہا تھا کہ مسٹر موچا رہے ہیں کہ وہ اپنی بات ختم کرے۔

"خلاصہ یہ کہ وہ ایک مثالی ملازم تھے، بہترین ملازم، اور ان کے رویے میں کوئی کمی نہیں تھی۔ آپ مجھے معاف کریں، لیکن دو اہم گاہک صوبوں سے آرہے ہیں، اور مجھے ان سے ملنا ہے۔"

یہ تقریباً ویسا ہی محسوس ہو رہا تھا جیسے روڈیٹیم کا فلیٹ۔ میرا نے سڑک پر واپس آ کر سیکسی میں بیٹھنا بہتر سمجھا، جس کے ڈرائیور نے "بیز ٹیرو" میں سفید شراب اور وہسکی کا ایک گلاس پینے کا وقت نکالا تھا اور اب اپنی موچیں صاف کر رہا تھا۔

"اب کہاں چلنا ہے، مسٹر؟"

"سیکسی ڈرائیوروں کے لیے وہ جانا پہچانا علاقہ تھا، اور یہ بھی کافی اچھا تھا۔"

"روڈیٹیم"، بوڑھے بھائی۔

اور یوں، پچھلے پانچ سالوں سے، مورس ٹریمبل ہر دن ایک مقررہ وقت پر گھر سے دفتر جاتا تھا، اور سات سالوں سے وہ...

"کیا تم راستے میں کہیں رُک کر مجھے جلدی سے پینے کا انتظام کر دو گے، اس سے پہلے کہ میں میڈم ٹریمبل اور تمام ڈی پی پی کے لوگوں کے سامنے جاؤں، جو یقیناً روڈیٹیم کے فلیٹ میں ایک دوسرے راستے سے آرہے ہوں گے؟"

"کوئی نہیں... مگر کیا وہ واقعی اتنا معمولی تھا؟ سنہری بالوں والا قتل اور چھپانے کا شوقین..."

"تمہیں کیا ہو گیا ہے، میرا؟ کیا تمہیں نیند نہیں آرہی؟"

یہ ضرور رات کے ڈھائی بجے کا وقت ہوگا، اور حالانکہ دونوں کھڑکیاں "بلیوارڈ" کی طرف کھلی ہوئی تھیں، میرا پسینے میں ڈوبا ہوا تھا اور بستر پر ادھر ادھر مڑ رہا تھا۔ وہ تقریباً سو گیا تھا، مگر جیسے ہی اُسے اپنی بیوی کی سانسوں کی آواز آئی، جو اس کے ساتھ بستر پر لیٹی ہوئی تھی، وہ غیر ارادی طور پر سوچنے لگا— اور ظاہر ہے، وہ اپنے اُس "کوئی نہیں" کے بارے میں سوچنے لگا، جسے وہ اپنی زبان سے بلاتا تھا۔ اس کے خیالات مبہم اور دھندلے تھے اور کچھ حد تک خوفناک تھے۔ وہ بار بار آغاز کی طرف لوٹتا۔ "روڈیئم"، صبح کے ساڑھے آٹھ بجے، موریس ٹریمبل کا فلیٹ میں کپڑے بدلنا— جہاں غمگین میڈم ٹریمبل، جواب اسے معلوم ہوا تھا کہ وہ بالکل غیر مناسب تھی، جولیٹ کہلاتی تھی۔

جولیٹ اپنے بالوں میں کرلرز لگانے اور آنکھوں میں غم کی ایک جھلک کے ساتھ بچوں کو خاموش رکھنے کی کوشش کر رہی تھی، لیکن اس سے مزید شور پیدا ہو رہا تھا۔ اُسے شور سے بہت خوف آتا تھا۔ سپرنٹنڈنٹ— یہ تفصیل کیوں اس کے ذہن پر سب سے زیادہ اثر ڈال چکی تھی؟ وہ بار بار اس بات کو سوچ رہا تھا کہ شور سے خوف کھانے والی جولیٹ، پھر بھی "روڈیئم" میں رہ رہی تھی، ایک تنگ سڑک پر جہاں ہمیشہ لوگوں کا ہجوم ہوتا تھا، پانچ لڑتے ہوئے بچوں کے ساتھ اور ایک بیوی جو انہیں خاموش نہیں کر پاتی تھی۔

"وہ کپڑے بدلتا ہے، ٹھیک ہے۔ جولیٹ کے مطابق، وہ ہر دوسرے دن شیو کرتا ہے۔ وہ کافی پیتا ہے اور دو پیسٹری کھاتا ہے۔ پھر نیچے آتا ہے اور "بلیوارڈ" کی طرف چلتا ہے تاکہ ویلا اسٹیشن سے میٹرو لے سکے۔"

میرا نے زیادہ تر دوپہر کا وقت اپنے دفتر میں گزارا، غیر مکمل کاموں کو نمٹاتے ہوئے۔ اس دوران، پولیس کی درخواست پر شام کے اخباروں نے موریس ٹریمبل کی تصاویر اپنے فرنٹ پیجز پر شائع کیں۔ سارجنٹ لوکاس ہوٹل ایکسیلیسیٹر گیا اور وہاں کئی تصاویر لے کر آیا، جن میں سابق مجرموں اور مشکوک افراد کی تصاویر تھیں، جن کی ظاہری حالت قاتل، جیول ڈان سے ملتی جلتی تھی۔ ہوٹل کے مالک نے ان سب کو بغور دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔

"میں اُس سے زیادہ نہیں ملتا، مگر وہ اس قسم کا آدمی نہیں تھا،" ہوٹل کے مالک نے کہا۔

لوکاس نے صبر سے سنا اور سمجھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا۔ وہ کرایہ دار جس کے پاس رائل تھی، وہ کوئی سخت گیر آدمی نہیں تھا۔ وہ مشکوک نہیں لگتا تھا۔ "جب وہ پہلی بار کمرہ کرایہ پر لینے آیا تھا، میں نے سوچا تھا کہ شاید وہ کوئی رات کا پیریدار ہوگا—ایک سست قسم کا آدمی، درمیانی عمر کا۔ ہم نے اُسے زیادہ نہیں دیکھا، کیونکہ وہ صرف اپنے کمرے میں سونے کے لیے جاتا تھا اور بہت صبح سویرے نکل جاتا تھا۔"

"کیا اُس کے پاس کوئی سامان تھا؟"

"ایک چھوٹا سا بیگ، جیسا فٹ بال کھلاڑی اپنے سامان کے ساتھ رکھتے ہیں، اور ایک موپچھیں تھی،" مالک نے کہا۔ "یہ سرخ رنگ کا تھا"

"رات کے چوکیدار نے کہا کہ وہ سرمئی رنگ کا تھا۔"

"یہ سچ ہے کہ انہوں نے اُسے مختلف طریقوں سے دیکھا۔ وہ سنجیدہ لگ رہا تھا، گندا نہیں، مگر سنجیدہ۔ میں نے اُسے ایک ہفتے کا کرایہ پہلے سے ادا کرنے کو کہا۔ اُس نے ایک بہت پرانی والیٹ سے کچھ نوٹ نکالے، جس میں زیادہ پیسے نہیں تھے۔"

"کمرے کی صفائی کرنے والی کا بیان۔" مجھے کبھی اُسے ملنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ میں ہمیشہ اس کا کمرہ صبح کے درمیان میں صاف کرتی تھی، نمبر ۴۲ اور نمبر ۴۳ کے بعد، لیکن مجھے ایک بات پتا ہے۔ آپ کہہ سکتے تھے کہ وہ اکیلا رہنے والا تھا۔"

لوکاس نے کمرے کا غور سے جائزہ لیا، ہر انچ کا معائنہ کیا۔ تیگی پر اُسے تین بال ملے — مونچھ کا تھا۔ واش اسٹینڈ پر خوشبو والے صابن کا ٹکڑا تھا، اور چمنی کے قریب ایک پرانی کنگھی پڑی تھی جس کے کچھ دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔ یہی تھا۔ زیادہ کچھ نہیں۔ مگر پھر بھی لیبارٹری کے ماہرین نے بال اور کنگھی پر کئی گھنٹے کام کرنے کے بعد کچھ نتیجے نکالے تھے۔

انہوں نے کہا کہ مقتول آدمی کی عمر تقریباً ۴۶ سے ۴۸ سال کے درمیان تھی، اس کے بال سرخ تھے جو سفید ہونے لگے تھے، اور وہ بالوں کے جھڑنے کا شکار تھا۔ اس کا نظام ہاضمہ سسٹم ٹھیک نہیں تھا اور جگر بھی غیر صحت مند تھا۔ لیکن میرا یہ سب کچھ نہیں سوچ رہا تھا۔ وہ مقتول آدمی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"وہ کپڑے بدلتا ہے، کھانا کھاتا ہے، ٹوپی پہنتا ہے اور باہر نکلتا ہے۔ وہ بلیوارڈ ڈی بول کی طرف میٹرو تک چلتا ہے، روڈی سینٹیر کے دفتر میں جانے کے لیے نہیں، بلکہ کہیں اور جانے کے لیے۔" میرا کو خیال آیا کہ جب

ٹریبل "روڈی سینٹیر" میں کیشیر تھا، تب میٹر واس کے لیے بہت آسان تھی، اور وہ ہمیشہ "سینٹیو" پر اترتا تھا۔

پھر اُسے یاد آیا کہ فرانسین، اس کی بیٹی، جو کہ پچھلے ایک سال سے "روڈی رور" میں پریسینک میں کام کر رہی تھی، وہ بھی میٹر ولان سے جاتی تھی۔

"کیا تمہیں نیند نہیں آرہی؟" میڈم مرا نے پوچھا، اور اس نے کہا، "شاید تم مجھے کچھ بتا سکو۔ میرا خیال ہے کہ تمام دکانیں ایک ہی کمپنی کی ہیں اور ایک ہی قواعد پر چلتی ہیں۔ کیا تم دکان پر گئی ہو؟"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ دکانیں کب کھلتی ہیں؟"

"9:00 بجے۔"

"تمہیں یقین ہے؟"

یہ بات مرا کو اتنی خوشی دے گئی کہ وہ سونے سے پہلے تھوڑا سا گانا گانے لگا۔ اس کی ماں نے کچھ نہیں کہا۔

مرا اپنے دفتر میں ۹ بجے سے پندرہ منٹ پہلے پہنچا، اور لوکاس ابھی اندر آیا تھا، اپنی پرانی والی ٹوپی پہنے ہوئے۔

"میں نے اُسے بتایا کہ آپ کو کچھ تفتیش کرنی ہے اور چونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ اپنی پریشانی میں آپ کو تکلیف دے، آپ کی پہلی ترجیح کہ آپ اس کی بیٹی سے سوال کریں۔"

وہ لڑکی تھوڑی پریشان تھی، وہ یہ جاننا چاہتی تھی کہ آپ اُسے کیوں بلوا رہے ہیں۔

"اُسے اندر لاؤ۔"

"ایک بوڑھا صاحب آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں۔"

"بعد میں، اُسے انتظار کرانے دو۔"

"وہ کون ہیں؟"

"ایک دکاندار۔ وہ اصرار کر رہا ہے کہ وہ آپ سے ذاتی طور پر بات کرنا چاہتا ہے۔"

ہوا پہلے دن کی طرح گرم تھی، اور ہلکی سی دھند چھائی ہوئی تھی، جیسے چمکتی ہوئی بھاپ، جہاں کشتیوں کی قطار گزرتی جا رہی تھی۔ فرانسین اندر آئی، نبوی بلوسوٹ اور سفید لینن کی بلاؤز میں، ایک صاف ستھری اور خوبصورت لڑکی جس کے گھنگریالے سنہری بال تھے، جو ایک چھوٹے سے سرخ ٹوپی سے نمایاں ہو رہے تھے، اور اس کی اونچی اٹھان تھی۔ یہ واضح تھا کہ اُسے صبح کے کپڑے خریدنے کا وقت نہیں ملا تھا۔

"بیٹھو، فرانسین، اور اگر تمہیں زیادہ گرمی لگ رہی ہو تو تم اپنی جیکٹ اتار سکتی ہو،" کیونکہ اس کے اوپر کے ہونٹ پر پسینے کے قطرے تھے۔

"آپ کی والدہ نے کل مجھے بتایا تھا کہ آپ "روڈی رور" میں پریسینک میں سیلز وومین کے طور پر کام کرتی ہیں، اگر میں درست یاد کر رہا ہوں۔ یہ "بلیوارڈ" سے پہلے بائیں طرف ہے، ہے نا؟"

فرانسین کے ہونٹ کانپ رہے تھے، اور میرا نے محسوس کیا کہ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر ہچکار ہی تھی۔

"چونکہ دکان ۹:۰۰ بجے کھلتی ہے، اور یہ "روڈی سینٹیر" کے قریب ہے، جہاں آپ کے والد ہر صبح دفتر جاتے تھے، تو کیا آپ کبھی بھارا ان کے ساتھ سفر کرتی تھیں؟"

"کبھی بھارا۔"

"کیا آپ اس بات سے پُر اعتماد ہیں؟"

"ہاں، کبھی بکھار ہوتا تھا۔"

"اور کیا آپ نے انہیں دفتر کے قریب چھوڑا تھا؟"

"زیادہ دور نہیں، سڑک کے کونے پر۔"

"تو آپ نے کبھی یہ نہیں سوچا...؟" وہ ہنستے ہوئے پائپ سے دھواں

نکال رہا تھا، اور جیسے ہی اس نے نوجوان لڑکی کا چہرہ دیکھا جو پریشانی سے بھرا

تھا، وہ بولا، "مجھے یقین ہے کہ آپ جیسی لڑکی کبھی پولیس کو جھوٹ نہیں

بولے گی، یہ سمجھ رہی ہیں نا؟"

"کتنی سنگین بات ہوگی، خاص طور پر اب جب ہم آپ کے والد کے قاتل

کو پکڑنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔"

"جی ہاں، میرا۔" اس نے رومال نکالا اور آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے

سسکیاں لیں، جیسے وہ رونا شروع کر دے گی۔

"کتنی خوبصورت بالیاں پہنی ہیں آپ نے۔"

"اوہ، میرا، ہاں، یہ بہت خوبصورت ہیں۔ کیا میں دیکھ سکتا ہوں؟"

"ایسا لگتا ہے جیسے آپ کا پہلے ہی کوئی دوست ہو۔"

"اوہ نہیں، میرا، یہ سچی سونا ہے، اور دونوں پتھر بھی اصلی ہیں۔"

"نہیں، میرا۔ ماں نے بھی یہی سوچا تھا، مگر... وہ نہیں خرید سکی تھی۔"

"کیونکہ آپ نے یہ بالیاں خود خریدی تھیں؟"

"ہاں۔"

"کیا آپ نے اپنی تنخواہ اپنے والدین کو نہیں دی؟"

"ہاں، میرا نے کہا۔ لیکن ہم نے یہ طے کیا تھا کہ میں اپنی اوور ٹائم کی کمائی

اپنے پاس رکھوں گی۔"

"اور کیا آپ نے اپنا بیگ بھی خود خریدا؟"



"ہاں۔"

"بتائیں، پیاری،" وہ حیرت سے اوپر دیکھتی ہے، اور مراہنسنے لگتا ہے۔  
 "کیا آپ نے ختم کر لیا مرا؟ مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہی ہیں؟"  
 "میں آپ سے ایک لمحہ کی درخواست کرتا ہوں، کیا آپ کو اعتراض ہے؟"

"ہیلو، آپریٹر، کیا آپ مجھے "روڈی رور" کے پریسینک سے جوڑ سکتے ہیں؟  
 سنیں، مرا،" وہ اُسے خاموش ہونے کا اشارہ کرتا ہے، اور وہ رونے لگتی ہے۔

"ہیلو، پریسینک۔ کیا آپ میری مینیجر سے بات کروا سکتے ہیں؟"  
 "کیا یہ مینیجر بات کر رہا ہے؟"

"پولیس اتجنسی بات کر رہی ہے۔ میں آپ سے کچھ معلومات چاہوں گا،  
 براہ کرم، آپ کی اسسٹنٹ، فرانسین ٹریمبل کے بارے میں۔"  
 "جی؟ کیا کہا؟ تین مہینے پہلے؟ شکریہ۔ میں بعد میں آپ سے رابطہ کر سکتا ہوں۔"

اور لڑکی کی طرف مڑتے ہوئے، اس نے کہا، "تو، یہ ہے مرا۔ یہ کیسے ہوا؟"

"آپ ماں کو نہیں بتائیں گے، صحیح؟ اس وجہ سے میں نے آپ کو فوراً  
 نہیں بتایا۔ اگر آپ کو پتہ چل جائے گا تو مزید رونا اور واویلا ہوگا۔ مرا، جیسا کہ  
 میں نے آپ سے کہا تھا، کبھی بھار میں اپنے والد کے ساتھ میٹرو میں سفر کرتی  
 تھی۔ ابتدا میں وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں کام پر جاؤں، اور خاص طور پر وہ  
 نوکری نہ کروں، آپ سمجھ رہی ہیں نا۔ لیکن ماں نے کہا کہ ہم خوشحال نہیں

ہیں، کہ اُسے گھر کا خرچہ پورا کرنا مشکل ہو رہا تھا، اور یہ ایک غیر متوقع موقع ملا۔ وہی تھیں جنہوں نے مجھے مینیجر سے ملوایا۔"

"پھر ایک صبح، تقریباً تین مہینے پہلے، جب میں نے اپنے والد کو "روڈی سینٹیر" کے کونے پر چھوڑا تھا، مجھے احساس ہوا کہ میں بغیر کسی پیسے کے چلی آئی ہوں۔ ماں نے مجھ سے محلے میں مختلف چیزیں خریدنے کو کہا تھا۔ میں پاپا کے پیچھے دوڑ کر گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ نہیں رکے بلکہ ہجوم میں سے آگے بڑھ گئے۔ میں نے سوچا کہ وہ شاید سگریٹ یا کچھ اور خریدنے جا رہے ہیں۔ میں جلدی میں تھی، تو میں دکان چلی گئی۔ پھر، جب مجھے دن کے دوران کچھ لمحہ ملا، میں پاپا کے دفتر گئی، اور وہاں انہوں نے بتایا کہ وہ کافی عرصے سے وہاں کام نہیں کر رہے تھے۔"

"کیا آپ نے اُس شام ان سے بات کی؟"

"نہیں۔ اگلے دن، میں ان کا پیچھا کیا۔ وہ سمندر کنارے کی طرف جا رہے تھے، اور ایک جگہ آکر انہوں نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھا۔ پھر وہ بولے، 'یہ بہتر ہے۔'"

"کیوں، 'یہ بہتر ہے'؟"

"کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں کسی دکان میں کام کروں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ کافی وقت سے چاہتے تھے کہ میں یہ کام چھوڑ دوں۔ انہوں نے کہا کہ اس نے اپنا کام بدل لیا ہے، اور اب وہ ایک بہتر کام کر رہا ہے جہاں اسے سارا دن اندر بند نہیں رہنا پڑتا۔ تب ہی والد نے مجھے ایک دکان میں لے جا کر یہ بالیاں خریدیں۔"

"اگر آپ کی ماں پوچھے کہ آپ نے یہ کہاں سے خریدی ہیں، تو اُسے بتانا کہ یہ جعلی ہیں۔ اور اس کے بعد سے، میں نے کام کرنا چھوڑ دیا، لیکن میں نے ماں کو نہیں بتایا۔ والد کبھی بھار میری تنخواہ مکمل دیا کرتے تھے۔"

"ہم شہر میں ملتے اور ساتھ میں سینما جاتے۔"

"آپ کو یہ نہیں معلوم کہ آپ کے والد سارا دن کیا کرتے تھے؟"

"نہیں، لیکن میں سمجھ سکتی ہوں کہ وہ ماں کو اس بارے میں کچھ نہیں بتاتے تھے۔ اگر وہ اُسے زیادہ پیسے دیتے، تو بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ گھر میں ہمیشہ اُلجھن ہی رہتی۔ یہ کسی ایسے شخص کو سمجھانا مشکل ہے جو ہمارے ساتھ نہیں رہتا۔ ماں کا دل بہت اچھا ہے۔"

"شکریہ، کیا آپ اور بتائیں گی؟"

"مجھے اور نہیں معلوم۔"

"کیا آپ نے کبھی اپنے والد کو کسی کے ساتھ دیکھا؟"

"نہیں۔"

"کیا اُس نے آپ کو کبھی کوئی پتہ دیا؟"

"ہم ہمیشہ سمندر کنارے پر ملنے کی بات کرتے تھے۔"

"ایک آخری سوال۔ جب آپ ان ملاقاتوں میں اُسے ملیں، کیا وہ ہمیشہ

وہی کپڑے پہنے ہوتے تھے جو وہ "روڈ ٹیم" میں پہنتا تھا؟"

"صرف ایک بار، پندرہ دن پہلے۔ اُس نے ایک سیاہ سوٹ پہنا تھا جو میں

نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور وہ کبھی بھی گھر پر نہیں پہنتا تھا۔"

"شکریہ۔ یقیناً، آپ نے اس بارے میں کسی سے بات نہیں کی؟"

"کسی سے نہیں۔"

"کوئی لڑکا نہیں ہے؟"

"نہیں، سچ میں۔"

"وہ خوش مزاج تھا، بالکل بے وجہ۔" چونکہ مسئلہ سادہ ہونے کے بجائے مزید پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا، شاید اُسے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اُس کا گمان گزشتہ رات غلط ثابت نہیں ہوا۔ شاید، وہ ٹریمبل، اُس میں گہری دلچسپی لینا شروع کر رہا تھا، جس نے اپنی زندگی کے کئی سال چھپانے اور اپنی غمگین جولیٹ کو دھوکہ دینے میں گزار دیے تھے۔

"لوکاس، بزرگ صاحب کو اندر بھیج دو۔"

"وہ تھیوڈور جوم ہیں، پرندے پالنے اور بیچنے والے۔"

"اس تصویر کے بارے میں کیا رائے ہے۔ کیا آپ مقتول کو پہچانتے ہیں؟"

"یقیناً، میرا۔ میرے بہترین گاہکوں میں سے ایک۔ اور اس طرح، مورس ٹریمبل کا ایک نیا پہلو سامنے آیا۔ کم از کم ایک بار ہر ہفتے، وہ تھیوڈور جوم کی دکان میں کافی وقت گزارتا تھا، جو پرندوں کی آوازوں سے بھری ہوتی تھی۔ اُسے چھپا ہٹ سننے کا جنون تھا اور وہ ان میں سے بہت ساری خریدتا تھا۔ میں نے اُسے کم از کم تین بڑی سائز کی زرد چڑیاں بیچی تھیں۔"

"کیا آپ نے انہیں اُس کے گھر پہنچایا؟"

"نہیں، میرا۔ وہ خود ہی سیکسی میں لے گیا تھا۔"

"کیا آپ کو اُس کا پتہ نہیں معلوم تھا؟"

"نہیں، حتیٰ کہ اُس کا نام بھی نہیں معلوم تھا۔ ایک دن اُس نے یہ ذکر کیا کہ وہ 'م۔ چارلس' ہے، اور یہی ہم اُسے ہمیشہ پکارتے تھے، میری بیوی اور میں، اور اسسٹنٹس بھی۔ وہ ایک ماہر تھا، حقیقی ماہر۔ میں اکثر سوچتا تھا کہ وہ

مقابلوں میں کیوں نہیں حصہ لیتا، کیونکہ اُس کے پاس کچھ واقعی انعامی پرندے تھے۔"

"کیا وہ آپ کو ایک امیر آدمی لگتا تھا؟"

"نہیں، میرا۔ وہ خوشحال تھا۔ وہ بخیل نہیں تھا، لیکن وہ پیسے ضائع بھی نہیں کرتا تھا۔ مختصر یہ کہ وہ ایک اچھا آدمی تھا، بہترین آدمی، اور ایسا گاہک تھا جیسا کہ مجھے بہت کم ملتا ہے۔"

"کیا وہ کبھی اپنے ساتھ کسی کو آپ کی دکان پر لے کر آیا؟"

"کبھی نہیں۔"

"شکریہ، جوم۔" لیکن جوم ابھی جانے کے لیے تیار نہیں تھا۔ "ایک بات ہے جو مجھے بہت الجھاتی ہے اور تھوڑا پریشان بھی کرتی ہے۔ اگر اخبار سچ کہہ رہے ہیں، تو "روڈیٹم" کے فلیٹ میں کوئی پرندے نہیں تھے۔ اگر وہ تمام زرد چڑیاں جو اُس نے مجھ سے خریدے تھے وہاں ہوتے، تو یہ ضرور ذکر کیا جاتا، سمجھ رہی ہیں؟ کیونکہ وہ تقریباً ۲۰۰ کے قریب ہونے چاہئیں تھے، اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔"

"تو آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ شاید وہ پرندے کہیں اور ہوں گے، اور چونکہ م۔ چارلس اب نہیں رہا، کوئی ان کی دیکھ بھال بھی نہیں کر رہا؟"

"ٹھیک ہے، جوم، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہمیں وہ زرد چڑیاں ملے، تو ہم آپ کو اطلاع دیں گے تاکہ آپ ان کی دیکھ بھال کر سکیں، اگر بہت دیر نہ ہو چکی ہو۔"

"بہت شکریہ۔"

"یہ میری بیوی ہے جو زیادہ فخر کر رہی ہے۔ اور جب دروازہ بند ہو گیا، تمہیں کیا لگتا ہے، لوکاس، پرانے یار؟ کیا تمہیں رپورٹس مل گئی ہیں؟"

"پہلی؟ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ؟"

"ڈاکٹر پال نے اپنی رپورٹ میں یہ کہا کہ مورس ٹریبل کی موت واقعی ایک حادثہ تھا۔ چالیس لائسنز کی تکنیکی تفصیلات، جنہیں سپرنٹنڈنٹ کچھ نہیں سمجھ سکتا تھا۔"

"ہیلو، ڈاکٹر پال، کیا آپ براہ کرم مجھے یہ وضاحت دیں گے کہ آپ کا ان رپورٹس سے کیا مطلب تھا؟ کیا آپ کہنا چاہتے ہیں کہ گولی مقتول کے سینے میں نہیں جانی چاہیے تھی کیونکہ وہ اتنی طاقتور نہیں تھی؟ اور اگر یہ حادثاتی طور پر دو پسلیوں کے درمیان نرم جگہ کو نہ چھوتی، تو یہ کبھی دل تک نہیں پہنچتی، صرف ایک اوپری زخم بناتی؟"

"وہ بد قسمت تھا، بس یہی ہے،" ڈاکٹر نے اپنی لمبی داڑھی کو ہلاتے ہوئے کہا۔ "گولی کو خاص زاویے سے چلانا ضروری تھا اور آدمی کو خاص پوزیشن میں ہونا چاہیے تھا۔"

"کیا آپ کو لگتا ہے کہ قاتل کو یہ سب کچھ معلوم تھا اور اُس نے گولی کو اسی حساب سے چلایا؟"

"مجھے لگتا ہے کہ قاتل ایک احمق تھا۔ ایک احمق جو برا نشانہ باز نہیں تھا، کیونکہ اُس نے آدمی کا نشانہ لیا، لیکن وہ یہ یقین کرنے کے قابل نہیں تھا کہ وہ دل کو نشانہ بنا کر مارے گا۔ میری نظر میں، اُس کو ہتھیاروں کا بہت کم علم تھا۔"

یہ رپورٹ بلیسٹکس کے ماہر گیسٹن رینیٹ کی رپورٹ سے بھی تصدیق ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ گولی ایک ۱۲ ملی میٹر کی گولی تھی، جو ایرگن سے چلائی گئی تھی، جیسے میلوں فاصلے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک دلچسپ بات یہ تھی کہ قاتل نے گولی کی نوک کو احتیاط سے پالش کیا تھا تاکہ وہ زیادہ تیز ہو

جائے۔ ایک سوال کے جواب میں ماہر نے کہا۔ "بالکل نہیں۔ اس طریقے سے، اُس نے گولی کو زیادہ مہلک نہیں بنایا۔ بلکہ اس کے برعکس، کیونکہ ایک سست گولی اپنے ہدف پر زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ جو آدمی یہ سب کر رہا تھا، وہ خود کو بہت چالاک سمجھتا تھا، لیکن ہتھیاروں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ مختصر یہ کہ وہ ایک شوقیہ تھا، ایک ایسا شوقیہ جس نے شاید کسی جاسوسی کہانی میں یہ سب پڑھا ہو۔"

یہ وہ مقام تھا جہاں وہ مورس ٹریمبل کی موت کے اگلے دن صبح ۱۱ بجے تک پہنچے تھے۔

"روڈیٹم" میں، جولیٹ اپنے روزمرہ کے مسائل سے نمٹ رہی تھی، جن میں وہ مسائل بھی شامل تھے جو خاندان کے سربراہ کی موت سے پیدا ہوئے تھے، خاص طور پر جب قتل کا معاملہ ہو۔ ان سب کے علاوہ، صحافی صبح سے لے کر رات تک اُسے تنگ کر رہے تھے، اور فوٹو گرافر سیڑھیوں پر چھپ کر بیٹھے تھے۔

"سپرٹنڈنٹ نے تم سے کیا پوچھا؟"

"کچھ نہیں۔"

"ماں، تم مجھے سچ نہیں بتا رہیں۔ کوئی بھی مجھے کبھی سچ نہیں بتاتا۔ حتیٰ کہ تمہارے والد بھی مجھے جھوٹ بولتے تھے۔ وہ مجھ سے سالوں تک جھوٹ بولتے رہے۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے جا رہے تھے، وہ سسکیاں لیتی ہوئی بات کر رہی تھی، اپنے گھر کے کام کرتے ہوئے، اپنے بچوں کو تیز تیز ہدایت دیتی ہوئی، جنہیں اگلے دن تدفین کے لیے سر سے پاؤں تک سیاہ لباس میں تیار کرنا تھا۔ کہیں ۲۰۰ زرد چڑیاں اپنے روزانہ کے کھانے کے منتظر تھے۔



میرا نے لوکاس سے آہ بھر کر کہا، "اب ہم جو کچھ کر سکتے ہیں، وہ انتظار ہے۔ انتظار کریں کہ تصاویر کی اشاعت سے کچھ نتیجہ نکلے، تاکہ کوئی مورس ٹریسبل یا م۔ شل کو پہچانے۔ پچھلے سات سالوں میں، اُسے کہیں نہ کہیں تو دیکھا گیا ہوگا۔ اگر وہ گھر سے باہر کپڑے بدلتا تھا، اگر وہ پرندے خریدتا تھا، تو اُس کے پاس رکھنے کی جگہ تو ہوگی۔ کوئی کمرہ، کوئی فلیٹ، یا کوئی گھر۔ اس کا کوئی مالک مکان ہو سکتا تھا، کوئی کانسیرج، کوئی چوہڑی ہو سکتی تھی، شاید کوئی دوست، یا شاید کوئی محبوبہ بھی۔"

یہ سب کچھ کچھ پاگل پن لگ رہا تھا، اور پھر بھی میرا کے جذبات کسی نہ کسی طرح اس کیس سے متاثر ہو گئے تھے، حالانکہ وہ یہ تسلیم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کوئی نہیں مارا جاتا، اور اب وہ اس "کوئی نہیں" میں دلچسپی لینے لگا تھا جس کے بارے میں شروع میں ایسا کچھ نہیں لگتا تھا۔ یہ آدمی جسے وہ کبھی نہیں جانتا تھا، اور جو اتنی احمقانہ حالت میں مرا تھا—اپنے بستر کے کنارے پر، مایوس جولیٹ کے ساتھ بیٹھا، ایک گولی سے مارا گیا، جو کبھی بھی اسے مارنی نہیں چاہیے تھی، وہ بھی ایک میلوں دور کی رانفل سے۔

ایسی رانفل جس سے آپ مٹی کے کبوتر یا پانی میں رقص کرتی چھوٹی چڑیوں پر گولیاں چلاتے ہیں۔ قاتل ایک معمولی شخص لگتا تھا، جو گولی کو زیادہ مہلک بنانے کے لیے نوک کو صبر سے پالش کر رہا تھا، اور ہوٹل ایکسیلیسیٹر کے اپنے کمرے میں سوائے ایک ٹوٹی ہوئی کنگھی کے کچھ نہیں چھوڑا تھا۔ قاتل کو جگر کی بیماری تھی، اور یہی کچھ اس کے بارے میں معلوم ہو سکا تھا۔

لوکاس دوبارہ شکار پر چلا گیا تھا—یہ ایک عام اور بے فائدہ کام تھا۔ پیرس کے تمام ہتھیار سازوں کا وزٹ کرنا تھا، پھر تمام شوٹنگ بوتھ کے مالکوں سے پوچھ گچھ کی جا رہی تھی، کیونکہ وہ آدمی ان میں سے کسی سے اپنی

بندوق خرید سکتا تھا۔ اس دوران، انسپکٹر ژان VI، کے ڈی لیز راور کے اور بیوس کے تاجر لوگوں سے سوالات کر رہا تھا جو "پی۔ نیرف" اور "پی۔ ڈیسر" کے علاقے میں تھے، جہاں ٹریمبل اپنی بیٹی سے ملتا تھا اور شاید کبھی بھار پینے کے لیے آتا ہو۔ کیونکہ ایک بڑا پرندے کا پنجرہ لے کر چلنا عام بات نہیں ہے۔

میرا اس دوران، برازری ڈوفن کی چھت پر بیٹھا تھا، سرخ اور پیلے دھاری والی چھتری کے نیچے، اور اس کے سامنے تازہ بیڑ کا گلاس پڑا تھا۔ وہ سکون سے پائپ پیٹے ہوئے بیٹھا تھا، اور سوچ رہا تھا کہ کب وہ گھر جا کر دوپہر کا کھانا کھائے گا۔ کبھی بھار، اس کے ماتھے پر ایک ہلکی سی جھری آ جاتی تھی۔ کچھ اسے پریشان کر رہا تھا، لیکن وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ بات ہے جسے وہ بھول چکا تھا، جو اس نے صبح یا پچھلی رات کسی سے سنی تھی؟

ایک معمولی سا جملہ، لیکن وہ اس کو نوٹ کر چکا تھا۔ وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ شاید یہی اس کیس کا راز ہو۔ اس نے سوچا کہ کیا وہ وقت تھا جب وہ لڑکی سے بات کر رہا تھا، جس کا سینہ ہنسی سے بھرا تھا اور جس نے سرخ ٹوپی پہن رکھی تھی؟ وہ اپنے ذہن میں وہ سب کچھ دوبارہ دہرا رہا تھا جو اس نے اُسے کہا تھا۔ اس نے "روڈی سینٹیر" میں وہ منظر یاد کیا جب وہ اپنے والد کا پیچھا کر رہی تھی، جو اپنے دفتر نہیں جا رہا تھا۔ بالیاں؟ نہیں۔ والد اور بیٹی خفیہ طور پر سینما جاتے تھے۔ فرانسین، دراصل، ٹریمبل کی پسندیدہ تھی۔ اسے فخر محسوس ہوتا ہو گا کہ وہ اس کے ساتھ باہر جاتا اور اُسے منگے تحفے خفیہ طور پر خریدتا، لیکن یہ وہ بات نہیں تھی۔ وہ معمولی سا جملہ کوئی اور تھا۔

چلیں دیکھتے ہیں۔ وہ جھک کر آتے ہوئے سورج کی کرن میں کھڑا تھا، جو اس کمرے میں اتنی دیر تک باقی رہتی تھی جہاں بستر ابھی ابھی بچھے ہوں۔ یہ "روڈیئم" میں تھا۔ دروازہ کچن کی طرف کھلا تھا۔ یہ جولیٹ تھی جو بات کر رہی تھی۔ وہ کیا کہہ سکتی تھی جس نے ایک لمحے کے لیے اُسے یہ احساس دلایا تھا کہ وہ سب کچھ سمجھنے کے قریب پہنچ گیا ہے؟

"جوزف، میں تمہیں کیا دوں؟ چار فرانک؟"

سپر نٹنڈنٹ پورے راستے میں اس چھوٹے جملے کے بارے میں سوچتا رہا۔ جب وہ کھانا کھا رہا تھا—اپنی آستینوں میں کہنیوں پر ہاتھ رکھ کر—تو میڈم مرا نے اسے پریشان دیکھا اور خاموش ہو گئی۔ لیکن وہ خود کو یہ سوچنے سے نہیں روک سکی جب اس نے میز پر پھل رکھتے ہوئے سرگوشی کی، "کیا تمہیں نہیں لگتا کہ یہ نفرت انگیز ہے کہ ایک مرد..."

یقیناً، وہ چھوٹا جملہ اس کی زبان پر تھا۔ تو، اس کی بیوی نے نادانستہ طور پر اس کی مدد کی۔ "کیا تمہیں نہیں لگتا کہ یہ نفرت انگیز ہے..." تھوڑی سی کوشش کی ضرورت تھی، لیکن وہ بات مکمل نہیں ہوئی۔ اس نے اپنا رومال میز پر پھینک دیا، پائپ بھرا، اپنے لیے گلاس میں شراب ڈالی، اور کھڑکی کے قریب کھڑا ہو گیا جب تک کہ وہ واپس جانے کے لیے تیار نہ ہو جائے۔

اسی شام ۶ بجے، میرا اور لوکاس ایک ٹیکسی سے نکلے جو "کے ڈی لاگر" کے پیچھے، پڑ کے قریب، ایک چھوٹے سے آدمی کے ساتھ تھی، جس کا لنگڑا چلنا اور الجھے والے بال تھے، جو ایک معذور کی طرح لگتا تھا۔ پھر اچانک، میرا کو ایک خیال آیا۔ وہ چھوٹا سا جملہ جو وہ بے فائدہ تلاش کر رہا تھا، اُس کی یاد میں واپس آ گیا۔ اُس نے شور سے خوف کا ذکر کیا تھا—ٹریبل، وہ کوئی نہیں، وہ

غریب آدمی جو اپنی شرٹ میں مارا گیا تھا، اپنے پاؤں رگڑتے ہوئے بستر کے کنارے بیٹھا۔ ٹریبل، جو "روڈیئم" میں رہتا تھا اور پانچ بچے تھے، ایک دوسرے سے زیادہ شرارتی، اور ایک بیوی جو دن بھر شکایت کرتی رہتی تھی۔ ٹریبل کو شور سے نفرت تھی۔ کچھ لوگ مخصوص بو سے نفرت کرتے ہیں، کچھ لوگ گرمی یا سردی سے بچتے ہیں۔ مگر ا کے ایک طلاق کے کیس کو یاد کیا تھا جس میں شوہر نے ۲۶ یا ۲۷ سال کے شادی شدہ زندگی کے بعد کہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کی بو سے کبھی عادی نہیں ہو سکا تھا۔

ٹریبل کو شور پسند نہیں تھا، اور جب وہ ایک سنسان جگہ پر پناہ لینے گیا— وہ جگہ جو پورے پیرس کے سب سے سنسان مقامات میں سے ایک تھی۔ وہاں ایک بڑا ساحل تھا، جہاں کئی کشتیوں کے بیڑے پڑے ہوئے تھے۔ ایک ایسا ساحل جو ایک گاؤں کا ساتھ دیتا تھا، جس کے کنارے ایک منزلہ گھروں کی قطاریں اور بیسمنٹ تھے، جہاں کوئی نہیں جاتا تھا، اور اندر کے صحنوں میں مرغیاں گوبر کے ڈھیر پر چونچ مار رہی تھیں۔ یہ وہ پرانا آدمی تھی جس نے اس جگہ کو دریافت کیا تھا— جو فخر سے کہا کرتا تھا کہ وہ قریب ترین پل کے نیچے رہتا تھا، اور وہ پولیس ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے والا پہلا شخص تھا۔ جب وہ وہاں پہنچا، تو تین اور لوگ بھی آئے، مختلف قسم کے، مگر سب بے مصروف تھے، وہ سب وہ لوگ تھے جو آج کل صرف پیرس کے فٹ پاتوں پر نظر آتے ہیں۔

"میں پہلے آیا ہوں، سپرنٹنڈنٹ؟ میں آدھے گھنٹے سے انتظار کر رہا ہوں۔ دوسرے ابھی تک نہیں ملا۔ انعام کے بارے میں کیا ہوا؟ کوئی انعام نہیں؟"

"بوڑھے شخص نے غصے میں کہا۔ "ہمیشہ انعام ہوتا ہے، یہاں تک کہ ایک بھٹکے ہوئے کتے کے لیے بھی، اور میں یہ بتانے آیا ہوں کہ وہ غریب آدمی کہاں رہتا تھا۔"

"اگر معلومات مفید ہوں تو ہم آپ کو کچھ دیں گے۔"

اور وہاں بحث اور سودا بازی ہو چکی تھی۔ ۱۰۰ فرانک، ۵۰ فرانک، ۲۰ فرانک۔ سب سے کم قیمت پر انہوں نے اسے اپنے ساتھ لے لیا۔ اب وہ ایک چھوٹے سے ایک منزلہ گھر کے سامنے کھڑے تھے، جو سفید رنگ سے رنگا ہوا تھا اور کھڑکیاں بند تھیں۔

"ہر صبح، میں اُسے یہاں مچھلی پکڑتے دیکھتا تھا، جب پانی میں شور ہوتا تھا۔ یوں ہم پہلی بار ملے۔ وہ زیادہ اچھا نہیں تھا، مگر میں نے اُسے کچھ مشورہ دیا تھا۔ وہ چمکدار بیج کو مچھلی پکڑنے کے لیے چارہ کے طور پر استعمال کرتا تھا، اور میری وجہ سے وہ کچھ اچھے روچ مچھلیاں پکڑتا تھا۔ گیارہ بجے کے قریب، وہ اپنا سامان لپیٹتا، اپنی پھڑکیوں کو باندھتا، اور گھر واپس چلا جاتا۔ تب مجھے پتا چلا کہ وہ کہاں رہتا تھا۔"

میرا نے دروازہ کھٹکھٹایا، اور ایک پرانی گھنٹی گھر میں گونج اُٹھی۔ لوکاس نے ماسٹر چابی آزمانا شروع کیے اور آخر کار تالہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ "میں یہاں رہوں گا،" بوڑھے شخص نے کہا، "اگر آپ کو میری ضرورت ہو تو میں مدد کر سکوں۔"

اس گھر میں کچھ عجیب بات تھی۔ وہ خالی پن کی سی خاموشی، اور پھر بھی کہیں سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ تھوڑی دیر لگی یہ سمجھنے میں کہ وہ آوازیں پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ کی تھیں۔ دونوں نچلی منزل کے کمرے پرندوں کے پنجروں سے بھرے ہوئے تھے، اور یہ کمرے عجیب لگتے تھے

کیونکہ ان میں زیادہ تر فرنیچر نہیں تھا، صرف پرندے تھے۔ میرا اور لوکاس ادھر ادھر چلتے رہے، اور ان کی آوازیں کمرے میں گونج رہی تھیں۔ انہوں نے دروازے کھولے تو ہوا کا ایک جھونکا آیا، اور وہ سامنے والے کمرے کے پردے اڑاتا ہوا باہر نکلا۔ وہ کمرہ وہ واحد تھا جس میں پردے تھے۔ دیواروں پر جو وال پیپر تھا، وہ کئی سالوں سے لگا ہوا تھا، اور اب اس کا رنگ مدھم پڑ چکا تھا، اس پر تمام فرنیچر کے نشان تھے، اور تمام کرایہ داروں کے نشان بھی جو یہاں رہ چکے تھے۔

میرا نے کچھ ایسا کیا جو لوکاس کے لیے حیرت کا سبب تھا۔ اس نے پرندوں کے پنجروں میں تازہ پانی ڈالا اور ٹرے میں پیلے دانے ڈالے۔  
"دیکھو، بوڑھے، یہاں کم از کم وہ شور سے آزاد تھا۔"

ایک کھڑکی کے قریب ایک آرام دہ کرسی رکھی ہوئی تھی، ایک میز، کچھ کرسیاں جن کا رنگ اور ڈیزائن مختلف تھا، اور ایک شیلف پر کئی کہانیاں اور رومانی کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ پہلی منزل پر ایک بستر تھا—پتیل کا بستر جو سرخ رنگ سے ڈھکا تھا، اور نرم کبل جو سورج کی روشنی میں چمک رہا تھا۔ کچن میں پلیٹیں، ایک فرائی پین تھا—اور میرا نے ناک سکیرٹے ہوئے مچھلی کی بو محسوس کی۔ ڈسٹ بن میں ابھی تک مچھلی کی ہڈیاں اور کانٹے پڑے ہوئے تھے، جو کئی دنوں سے صاف نہیں کیے گئے تھے۔ ایک الماری میں مچھلی پکڑنے کی چھڑکیوں کا پورا سیٹ رکھا تھا، جو بہت سلیقے سے رکھا گیا تھا۔

"کیا تمہیں نہیں لگتا کہ یہ عجیب ہے؟" ظاہر ہے، ٹریمل کا خوشی کا اپنا ہی تصور تھا۔ ایک ایسا گھر جہاں صرف وہ خود آتا تھا اور سمندر کنارے مچھلی پکڑتا تھا۔ اس کے پاس کچھ فولڈنگ اسٹول تھے، جن میں سے ایک نیا ماڈل تھا اور شاید بہت مہنگا تھا، خوبصورت پنجروں میں پرندے تھے، اور

کتابیں — چمکدار کتابوں کا ڈھیر — جنہیں وہ سکون سے پڑھ سکتا تھا۔ سب سے عجیب بات یہ تھی کہ ان چیزوں اور اس ماحول کی گندگی کے درمیان ایک بڑا تضاد تھا۔ ان میں ایک نایاب مچھلی پکڑنے کی چھڑی تھی جو یقینی طور پر کئی ہزار فرانک کی ہوگی، اور ایک دراز میں، جو گھر کا واحد دراز تھا، ایک سونے کا لائٹر تھا جس پر ایم ٹی کے ابتدائی حروف تھے، اور ایک مہنگا سگریٹ کیس بھی تھا۔

"کیا تم یہ سمجھ پاتے ہو، چیف؟"

"ہاں،" میرا کولٹا تھا کہ وہ اسے سمجھ سکتا ہے، خاص طور پر جب اس نے کچھ بالکل بے کار چیزیں دیکھی، جیسے ایک مہنگی الیکٹرک ٹرین۔ "کیا تم نہیں دیکھتے؟ وہ سالوں سے ان چیزوں کی خواہش کر رہا تھا۔"

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ الیکٹرک ٹرین کے ساتھ کھیلتا ہوگا؟"

"مجھے حیرت نہیں ہوگی۔ کیا تم نے کبھی وہ چیز خریدی ہے جس کا تم بچپن سے خواب دیکھ رہے تھے؟" شاید ٹریبل یہاں روزانہ آتا تھا جیسے کوئی دفتر جاتا ہے۔ وہ اپنے گھر کے سامنے مچھلی پکڑنے جاتا، دوپہر کے کھانے کے لیے "روڈیئم" واپس آتا، اور کبھی بکھار وہ خود پکڑی ہوئی مچھلی کھاتا — وہ اپنے پرندوں کا خیال رکھتا، اور پھر آرام سے کتابیں پڑھتا۔ وہ کئی گھنٹے اپنی کرسی پر بیٹھ کر پڑھتا، بغیر کسی کی مداخلت کے، بس سکون سے۔ کبھی بکھار وہ سینما بھی جاتا، کبھی اپنی بیٹی کے ساتھ، اور اُسے سونے کی بالیاں خرید کر دیتا تھا۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ وہ سب پیسہ کسی وراثت میں ملا ہوگا، یا پھر جو پیسہ اس نے خرچ کیا وہ چوری کیا تھا؟"



میرا نے جواب نہیں دیا۔ وہ گھر میں ادھر ادھر گھومتے رہے، جب کہ بوڑھا شخص باہر پہرہ دے رہا تھا۔

تم واپس جاؤ۔ پیرس کے تمام بینکوں میں جاؤ اور معلوم کرو کہ ٹریمبل کا وہاں کوئی اکاؤنٹ تھا یا نہیں۔ وکیلوں سے پوچھو۔ "مگر ایسا لگتا نہیں تھا۔ وہ آدمی ایسا تھا جیسے پرانے کسان، بہت محتاط، اور اپنے پیسے ایسی جگہ نہیں رکھتا تھا جہاں اس کا پتا چل سکے۔

"کیا تم یہاں رہنے والے ہو؟"

"مجھے لگتا ہے کہ میں یہاں رات گزاروں گا۔ سنو، مجھے کچھ سینڈویچ اور بیئر کی چند بوتلیں لے آنا۔ میری بیوی کو فون کر کے بتا دو کہ میں شاید واپس نہیں آ سکوں گا۔ اور دیکھو، اخبارات کو اس گھر کے بارے میں کچھ نہ چھاپنے دینا۔"

"کیا تم نہیں چاہو گے کہ میں آ کر تمہارے ساتھ رہوں، یا میں کوئی انسپکٹر بھیج دوں؟"

"یہ فائدہ مند نہیں ہوگا۔ وہ مسلح نہیں تھا۔ اس کا کیا مقصد تھا؟" پھر اگلے گھنٹے تقریباً وہی تھے جو ٹریمبل نے گھر میں گزارے ہوں گے۔ میرا نے عجیب سی لائبریری میں کئی کتابیں چھانیں اور پایا کہ زیادہ تر کتابیں کئی بار پڑھی جا چکی تھیں۔ وہ پمپلی پکڑنے کی چھڑیوں کو بڑے دھیان سے دیکھتا رہا، کیونکہ اسے لگا کہ ٹریمبل جیسے آدمی کے لیے یہ ایک بہترین چھپنے کی جگہ ہو سکتی ہیں۔ دو ہزار فرانک ماہانہ، سات سال تک — یہ اچھی خاصی رقم تھی — اور وہ سب اضافی اخراجات جو اس آدمی نے اٹھائے تھے۔ خزانہ کہیں نہ کہیں چھپایا گیا ہوگا۔

آٹھ بجے، ایک ٹیکسی دروازے پر رکی جب میرا پرندوں کے پنجروں میں کسی ممکنہ چھپنے کی جگہ تلاش کر رہا تھا۔ یہ لو کاس تھا، جو ایک ایسی لڑکی کے ساتھ آیا تھا جو بہت غصے میں نظر آرہی تھی۔

"چونکہ میں تمہیں فون نہیں کر سکا..."

"مجھے نہیں پتا تھا کہ کیا کروں،" سارجنٹ نے شرمندگی کے ساتھ کہا۔

"آخر کار، میں نے سوچا کہ بہتر ہے کہ اسے میرے ساتھ لے آؤں۔"

وہ اس کی محبوبہ تھی—ایک لمبی، سیاہ بالوں والی لڑکی جس کا چہرہ سخت اور مدھم تھا، اور جو سپرنٹنڈنٹ کو شک بھری نظر سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی،

"مجھے امید ہے کہ مجھے اس کے قتل کا الزام نہیں دیا جائے گا۔"

"آؤ، آؤ،" میرا نے نرم آواز میں کہا۔ "تمہیں شاید یہ گھر مجھ سے بہتر جانتا ہو گا۔"

"میں؟ میں نے کبھی اس گندے جھونپڑے میں قدم نہیں رکھا۔ مجھے تو اس کی موجودگی کا علم پانچ منٹ پہلے تک نہیں تھا، اور یہ کہنا تو دور کی بات ہے کہ یہاں کی بو بہت اچھی نہیں ہے۔" اس نے اپنی ناک کو سکیڑتے ہوئے سب سے پہلے اس کرسی کو صاف کیا جس پر اسے بیٹھنے کو کہا گیا تھا۔

موریس ٹریبل کی چوتھی زندگی۔ اولگا ژان میری پونو، ۲۹ سال کی، "سینسر" میں پیدا ہوئی، بے روزگار، ہوٹل بور، رولی پیرس میں رہائشی۔ لمبی، چاندکی شکل والی لڑکی نے فوراً کہا، "سپرنٹنڈنٹ، مجھے خوشی ہے کہ میں نے اپنی مرضی سے آگے آکر، جب میں نے اس کی تصویر اخبار میں دیکھی، اور اس بات کے باوجود کہ اس سے مجھے کچھ مشکلات ہو سکتی ہیں۔"

"میں نے خود سے کہا تھا..."

"کیا ٹریبل تم سے ہر ہفتے دوبار ہوٹل میں ملنے آتا تھا تاکہ ہوٹل کا مالک اور عملہ اسے وہاں دیکھ سکے؟"

"ہاں، وہ انہیں بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ یہ پانچ سال سے جاری تھا۔"

"اور کیا انہوں نے تصویر بھی دیکھی؟"

"تمہارا کیا مطلب ہے؟" وہ اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہنے لگی، کیونکہ اب اسے سمجھ آ گیا تھا۔ "اچھا، مالک نے مجھ سے پوچھا تھا کہ یہ تصویر مس چارلس کی نہیں ہے؟"

"میں پھر بھی تمہارے ساتھ آجاتا۔"

"مجھے یقین ہے کہ تم آہی جاتے۔ تو، تم نے اُسے مس چارلس کے نام سے جانا؟"

"میں اسے اتفاق سے "بولوارڈ روزار" پر ایک سینما کے باہر ملی تھی۔ اس وقت میں پلازہ کیش میں ویٹرس تھی۔ وہ میرا پچھا کرتا رہا۔ اس نے بتایا کہ وہ کبھی بکھار، ہفتے میں دوبار، پیرس آتا ہے۔ ہاں، دوسری یا تیسری بار جب ہم ملے تھے، تو اس نے مجھے ہوٹل واپس چھوڑا اور میرے ساتھ اوپر چلا گیا۔ بس اسی طرح سب شروع ہوا۔ وہی تھا جس نے مجھ سے کہا کہ میں اپنا کام چھوڑ دوں۔"

"ٹریبل نے اُسے کیوں منتخب کیا؟" شاید اس لیے کہ جولیٹ چھوٹی اور پتلی تھی، ایک مدہم سنہری رنگ کی لڑکی تھی، جبکہ یہ لڑکی لمبی، سیاہ، اور نرم دکھتی تھی۔ خاص طور پر، اس کے چاند کی طرح چہرے کو دیکھ کر، وہ شاید سمجھتا تھا کہ یہ نرمی طبیعت کی مالک ہے، شاید حساسیت۔

"جلد ہی مجھے سمجھ آ گیا کہ وہ پاگل تھا— پاگل، عجیب شخص۔ ویسے بھی، وہ بس مجھے گاؤں لے جانے کی بات کرتا رہتا تھا۔ یہی اس کا خواب تھا۔ جب وہ مجھ سے ملنے آتا، تو ہمیں عوامی باغات میں جانا پڑتا اور ایک بیچ پر بیٹھنا پڑتا۔ مہینوں تک وہ مجھ سے کہتا رہا کہ کچھ دن گاؤں میں اس کے ساتھ گزاروں، اور آخر کار وہ اپنی بات منوا ہی گیا۔ بتا سکتی ہوں، یہ زیادہ مزے دار نہیں تھا۔"

"کیا وہ تمہاری پرورش کرتا تھا؟"

"اس نے مجھے اتنا دیا کہ میں گزارہ کر سکوں۔ مجھے یہ ظاہر کرنا پڑتا تھا کہ میں اپنے کپڑے خود بناتی ہوں۔ وہ چاہتا تھا کہ میں اپنا دن سلائی اور مرمت میں گزاروں۔ عجیب لوگ ہوتے ہیں۔ کئی بار میں نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی اور اُسے کچھ حقیقتیں بتائیں، لیکن وہ چمٹ گیا۔ وہ تحفے لے کر واپس آیا اور مجھے طویل خطوط لکھتا رہا۔"

"تم کیوں ہنس رہی ہو؟"

"کچھ نہیں۔"

"غریب ٹریبل، جو ایک جولیٹ کی تلاش میں تھا اور خود کو اولگا کے ساتھ پھنسا بیٹھا۔"

"تو، تم نے اپنا زیادہ تر وقت آپس میں لڑتے ہوئے گزارا؟"

"ہاں، کچھ حصہ۔"

"اور تم نے کبھی اس کے پیچھے جا کر یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ وہ کہاں رہتا تھا؟"

"اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اوروں کے قریب کہیں رہتا ہے، اور میں نے اس پر یقین کر لیا۔"

ہر حال، میں اُسے خود سے چھٹکارا دینے والی تھی۔"

"تمہارے کوئی اور دوست تھے، ظاہر ہے..."

"میرے دوست تھے، کچھ حد تک، لیکن کچھ سنجیدہ نہیں۔"

"کیا تم نے انہیں اس کے بارے میں بتایا تھا؟"

"کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اُس پر فخر کرتی تھی؟ وہ ایک غریب علاقے کا بالکل نمونہ لگتا تھا۔ تم نے اُسے کبھی کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھا۔ کبھی نہیں۔ میں تمہیں بتاتی ہوں؛ اس کا تفریح کا نظریہ یہ تھا کہ وہ میرے ساتھ پارک کی بیچوں پر بیٹھتا۔ کیا یہ سچ ہے کہ وہ بہت امیر تھا؟"

"کسی نے تمہیں یہ بتایا؟"

"میں نے اخباروں میں پڑھا تھا کہ شاید اُس نے ایک بڑی دولت وراثت میں پائی ہو۔ اور دیکھو، میں یہاں ہوں، بغیر ایک پیسے کے۔ تم تسلیم کرو گے، یہ بس میری قسمت ہے۔" وہ بالکل جولیٹ کی طرح لگ رہی تھی۔

"کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ میرے لیے مسائل پیدا کرے گا؟"

"نہیں، نہیں، تمہارے بیانات کی تصدیق کی جائے گی، بس اتنا۔ کیا یہ واضح ہے؟"

لوکاس اور تفتیش نے اس کی گواہی کی تصدیق کی، جن میں وہ جھگڑے بھی شامل تھے جو اس کے عاشق کے ساتھ ہر بار ملاقات کے دوران ہوتے تھے، کیونکہ اس کا مزاج بہت تیز تھا۔ میرا نے اس رات اور اگلے دن کا کچھ حصہ گھر کے ہر کونے کونے کی تفتیش میں گزارا، لیکن اسے کچھ نہیں ملا۔ اسے افسوس ہوا کہ وہ وہ گھر چھوڑ رہا تھا، جہاں وہ اپنے "کوئی نہیں" کی ذاتی زندگی میں ملوث ہو گیا تھا، اور اس نے اسے چپکے سے دن رات جاسوسوں کے ذریعے نگرانی کرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔

"ہم دیکھیں گے کہ اس سے کیا نکلتا ہے،" اس نے پولیس ایجنسی کے سربراہ سے کہا۔ "یہ وقت لے سکتا ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آخر کار اس کے نتائج نکلیں گے۔"

فرانسن کے بارے میں تفتیش کی گئی، جو شاید کسی عاشق کی مالک ہو سکتی تھی۔ اولگا کی حرکتوں پر نظر رکھی گئی، اور "کے ڈی لاگارد" کے بے گھر افراد کی بھی نگرانی کی گئی۔ بینکوں یا وکیلوں سے کچھ بھی نہیں نکلا۔ ٹریبلٹ کے آبائی علاقے میں ٹیلی گرام بھیجے گئے، لیکن یہ یقیناً معلوم ہو چکا تھا کہ اس کو کسی وراثت میں پیسہ نہیں ملا تھا۔

موسم ابھی تک گرم تھا۔ اسے دفن کر دیا گیا تھا۔ اس کی بیوی اور بچے صوبوں کے لیے روانہ ہونے کی تیاری کر رہے تھے، کیونکہ اب وہ پیرس میں نہیں رہ سکتے تھے۔ پولیس کو اب ٹریبلٹ کی زندگی کے بارے میں تمام معلومات مل چکی تھیں۔ "روڈیم" میں اس کی زندگی، "ڈی لاگارد" میں اس کی زندگی، اور اولگا کے ساتھ اس کی زندگی کے بارے میں بھی۔ وہ جانتے تھے کہ وہ ایک اچھا ماہی گیر، پرندوں کا شوقین اور رومانوی کہانیاں پڑھنے والا شخص تھا۔ ایک کیفے کے ویٹر نے اس کی چوتھی زندگی کے بارے میں کچھ معلومات دیں، جو ممکنہ طور پر مقتول کی زندگی کا حصہ ہو سکتی تھی۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں پہلے نہیں آیا، میں نے اخبار میں تصویر دیکھی، اور فوراً سوچا تھا کہ آپ کو لکھوں گا، مگر پھر یہ ذہن سے نکل گیا۔ مجھے تقریباً یقین ہے کہ یہ وہی شخص ہے جو کئی سالوں تک بلیئر ڈکھیلنے کے لیے "برازری" آتا تھا جہاں میں کام کرتا تھا، بلیوارڈ سان اور رودین کے کونے پر۔ وہ کبھی بھی بلیئر ڈاکیلا نہیں کھیلتا تھا، بلکہ ہمیشہ ایک لمبا، پتلا آدمی ساتھ لے کر آتا تھا جس کے سرخ بال اور مچھلی جیسی موچہ تھی۔ دوسرا—جو شخص مارا گیا—

اسے تھیوڈور کہتا تھا، اور ان دونوں کا رشتہ بہت قریبی تھا۔ وہ دونوں ہر دن ایک ہی وقت پر آتے، تقریباً ۴ بجے، اور پھر ۶ بجے سے پہلے دوبارہ روانہ ہو جاتے۔ تھیوڈور شراب پیتا تھا، لیکن دوسرا شخص کبھی بھی الکوحل نہیں پیتا تھا۔ یہی وہ طریقہ ہے جس سے آپ لوگوں کے نشانات پکڑتے ہیں جب وہ کسی بڑے شہر میں آتے جاتے ہیں۔"

ٹریمبلٹ کو پرندوں کی دکان اور رولاک کے ایک سستے ہوٹل میں پایا گیا تھا، اور اب یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ سالوں سے بلیوارڈ "سینٹ جرمن" پر ایک لمبے شخص کے ساتھ آتا جاتا تھا جس کے سرخ بال تھے۔  
"کیا آپ کو انہیں دیکھے ہوئے زیادہ وقت ہو چکا ہے؟"  
"میں نے یہ جگہ ایک سال سے زیادہ پہلے چھوڑ دی تھی۔"

ٹورنس، ٹران VI، لوکاس، اور دوسرے جاسوس پھر پیرس کے تمام کیفے اور برازیروں کا دورہ کرنے لگے جہاں بلیمرڈ کے ٹیبل تھے۔ دونوں مردوں کا سراغ ایک "برازری" میں دوبارہ ملا جو پونٹ نیف کے قریب تھا، جہاں وہ کئی مہینوں تک بلیمرڈ گھسیتے رہے تھے۔ لیکن کوئی بھی تھیوڈور کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا سوائے اس کے کہ وہ سخت شرابی تھا اور ہر گھونٹ کے بعد اپنی پٹھلی کی موچھ کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتا تھا۔ وہ معمولی حالات میں نظر آتا تھا اور عام سا لباس پہنتا تھا۔ ہمیشہ ٹریمبل ہی تھا جو بل ادا کرتا۔

پولیس نے ہفتوں تک تھیوڈور کی تلاش کی، اور وہ کہیں نہیں ملا، یہاں تک کہ ایک دن مرا کو اچانک خیال آیا کہ وہ مسٹر کیور اور شاس سے ملے۔ وہاں اسے مسٹر تھیوڈور نے خوش آمدید کہا۔

"ارے، ہم نے بہت عرصہ پہلے اس نام کا ایک ملازم رکھا تھا۔ دیکھیں... وہ ہماری فرم کو چھوڑے ہوئے ۱۲ سال ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے، وہ مسٹر ٹریمبل کو جانتا تھا۔ یہ تھیوڈور، میں اس کا آخری نام ہمارے ریکارڈز میں معلوم کر سکتا ہوں۔ وہ پیغام رساں تھا، اور ہمیں اسے نکالنا پڑا کیونکہ وہ ہمیشہ نشے میں رہتا تھا اور پھر خود کو انتہائی آزادی دے لیتا تھا۔ اس کا نام تھیوڈور بیلرڈ تھا۔"

پیرس اور اس کے مضافات کے ہوٹلوں اور رہائش گاہوں میں تھیوڈور بیلرڈ کا کوئی نشان نہیں ملا۔ ایک نیا مگر غیر نتیجہ خیز سراغ۔ پانچ سال پہلے، ایک خاص تھیوڈور بیلرڈ مونمارٹر اسٹریٹ میلے میں چند ہفتے کھومنے والی سواری پر کام کرتا رہا تھا۔ ایک رات وہ نشے میں تھا اور اس کا بازو ٹوٹ گیا تھا، اور اس کے بعد وہ دوبارہ کہیں نظر نہیں آیا۔ یہ یقیناً وہ شخص تھا جو ہوٹل ایکسیلیسٹر میں تھا۔ وہ شخص جس کے پاس ایئر گن تھی۔ پولیس یہ بھی سمجھ نہیں سکی کہ وہ اپنے سابقہ فرم کے کیشیئر سے کیسے ملا تھا، جہاں وہ کبھی پیغام رساں کے طور پر کام کرتا تھا۔ دونوں نے مل کر بلیئرڈ کیلینا شروع کر دیا تھا۔ کیا تھیوڈور نے اپنے دوست کا راز جان لیا تھا؟ کیا اس نے "کے ڈی لاگارد" کے گھر میں چھپی دولت کو تلاش کر لیا تھا؟ یا دونوں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا؟

پولیس نے گھاٹ پر نگرانی رکھی، اور یہ مسلسل جاری رہی۔ اس دوران یہ پولیس ہیڈ کوارٹر میں مذاق کا موضوع بن چکا تھا۔ "آج رات تم کیا کر رہے ہو؟ زرد چڑیلوں کا خیال رکھ رہے ہو؟" لیکن ایک دن آخر کار نتیجہ سامنے آیا۔ ایک رات، ایک لمبے پتلے شخص نے، جس کی مچھلی جیسی موچھیں سرخ تھیں،



بھکاری کی طرح گھر میں گھسنے کی کوشش کی۔ ٹورنس نے اس پر حملہ کیا، اور وہ شخص رحم کی بھیک مانگنے لگا۔

اگرچہ مقتول کافی بوسیدہ حالت میں تھا، تو قاتل بھی ویسا ہی تھا، اور شاید وہ کئی دنوں سے بھوکا تھا کیونکہ وہ گلیوں اور گھاٹوں پر ٹھلتا رہا تھا۔ اسے شاید یہ شک ہو گیا تھا کہ گھر کی نگرانی کی جا رہی ہے، کیونکہ اس نے اندر جانے سے پہلے کافی دیر تک انتظار کیا تھا۔ آخر کار وہ مزید انتظار نہیں کر سکا اور بولا۔

"ٹھیک ہے، کچھ نہیں ہو سکتا، یہ بہتر ہے۔ میں بہت بھوکا ہوں۔"

رات کے ۲ بجے، وہ مرا کے دفتر میں بیئر اور سینڈوچز کے ساتھ بیٹھا تھا، اور اس سے کیے گئے تمام سوالات کے جوابات دے رہا تھا۔

"میں کچھ بھی نہیں ہوں، مجھے پتا ہے، لیکن جو تم نہیں جانتے وہ یہ ہے کہ مورس، وہ بہت برا آدمی تھا۔ اس نے کبھی مجھے نہیں بتایا، مثال کے طور پر، کہ اس کا گھاٹ پر ایک گھر ہے۔ وہ مجھ پر بھروسہ نہیں کرتا تھا۔ وہ میرے ساتھ بلیئر ڈکھیلنے کو تیار تھا، لیکن باقی سب باتوں میں وہ ہمیشہ اپنے آپ میں مگن رہتا تھا۔ کیا تم سمجھ رہے ہو؟ میں کبھی بکھار اس سے چھوٹے موٹے پیسے ادھار لیتا تھا، لیکن وہ مجھے بہت مشکل سے دیتا تھا۔ شاید ایک دن میں نے زیادہ مانگ لیا تھا۔ میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا۔ میں کرائے کی ادائیگی کے لیے مقروض تھا، اور پھر اس نے مجھے بتایا کہ یہ آخری بار ہے۔ وہ ہمیشہ کے لیے بے وقوف بننے سے تنگ آ چکا تھا اور بلیئر ڈکھیل کے کھیل سے بھی بور ہو چکا تھا۔ مختصر یہ کہ وہ مجھے نکال رہا تھا، جیسے کوئی نوکر، اور پھر میں نے اس کا پیچھا کیا اور سمجھا کہ وہ کس قسم کی زندگی گزار رہا تھا۔ اور میں نے اپنے آپ سے کہا، اس گھر میں ضرور کچھ پیسہ ہوگا۔"

تم نے اُسے مار ڈالا۔ "سب سے پہلے،" مرا نے گرجتے ہوئے کہا،

یہ صرف یہ ثابت کرتا ہے کہ میں لالچی نہیں ہوں، کیونکہ یہ غصہ تھا جس کی وجہ سے میں نے ایسا کیا۔ ورنہ، میں سیدھا "کے ڈی لاگارد" کے گھر چلا جاتا جبکہ مجھے پتا تھا کہ وہ وہاں نہیں تھا۔ وہ بد قسمت گھر سب سے ماہر ماہرین نے دس بار چھانا تھا، اور یہ صرف ایک سال بعد جب وہ بیچ دیا گیا اور سارا معاملہ بھلا دیا گیا تھا، کہ خزانہ دریافت ہوا۔ نہ تو وہ دیواروں میں تھا اور نہ ہی فرش کے نیچے، بلکہ یہ پہلی منزل کے ایک استعمال شدہ الماری میں گہری جگہ پر چھپایا گیا تھا۔ یہ ایک کافی بڑا پارسل تھا، تیل کے کپڑے میں لپٹا ہوا، جس میں دو ملین اور کئی لاکھ فرانک کے نوٹ تھے۔"

جب میرا نے اس رقم کا ذکر سنا، تو اس نے فوراً حساب لگایا اور سمجھ گیا۔ وہ فوراً سیکیسی میں سوار ہو گیا اور "پاؤن ڈی فلور" کے سامنے اتر گیا۔

"کیا آپ کے پاس نیشنل لاٹری کے تمام فاتحین کی فہرست ہے؟"

"مکمل فہرست نہیں ہے، کیونکہ کچھ فاتحین گمنامی میں رہنا پسند کرتے ہیں، اور قانون کے مطابق انہیں یہ حق حاصل ہے۔ مثال کے طور پر، سات سال پہلے، ٹریمبل تھا جس نے تین ملین جیتے تھے اور وہ اپنے ساتھ سارا پیسہ لے گیا تھا۔ ٹریمبل، جس نے اس بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہا تھا۔ ٹریمبل، جسے شور سے نفرت تھی اور جس نے اب وہ معمولی خوشیاں حاصل کیں جو وہ اتنے عرصے سے چاہتا تھا۔ کوئی بھی "کوئی نہیں" نہیں مارا جاتا، اور پھر بھی یہ واقعی ایک "کوئی نہیں" تھا جو مرا تھا، صرف اپنی شرٹ میں ملبوس، بستر کے کنارے بیٹھا اور اپنے پاؤں رگڑ رہا تھا قبل اس کے کہ وہ چادروں میں غائب ہو جائے۔"

"جارج سائمن کانایاب جاسوسی شاہکار 'دی مرڈر آف اے مین ان ایز شرٹ'، جو ہر لمحے میں جاسوس کی جستجو اور سسپنس سے لبریز ہے، پیچیدہ حقیقتوں کو وہی مغربی رنگ میں 'مظہر حسین' نے ترجمہ کیا ہے۔ ہر صفحہ میں گھمبیر تجسس اور ہیجان کا ایسا ماحول ہے کہ قاری خود کو ایک نئی دنیا میں گم محسوس کرتا ہے، جہاں راز اور حقیقتیں ایک دوسرے میں مل کر شوق و سرور کی انتہا تک پہنچا دیتی ہیں۔"

## مترجم : مظہر حسین

ایم۔ اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707